بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور

رجسٹرڈ ایل — نمبر ۵۲۵۴

الفضل لاہور پاکستان

جلسہ سالانہ نمبر

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

The ALFAZL Lahore

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۶/۴۱ — ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء — ۲۶ فتح ۱۳۳۱ ھ — نمبر ۳۰۰

اگر خدا تعالیٰ ہمیں نابود کرنا نہ چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نابود نہیں کر سکتی

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ

"اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے کہ جس سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے۔ اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا وہ خیال کریگا کہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئینگے۔ تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو تمہارے فتحمند اور غالب ہونے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائینگے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی۔ جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے اوپر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو ہمیں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر عمل کے کوئی بات مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے۔ کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

(الحکم ۳۰ر جون ۱۸۹۹ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
صاحبزادہ وسیم احمد صاحب کو رخصت فرما رہے ہیں

تعلیم الاسلام کالج میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
ڈاکٹر آرتھر کامپٹن چانسلر واشنگٹن یونیورسٹی امریکہ سے
بات چیت فرما رہے ہیں

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ دسمبر

ربوہ کا قیام

"الربوۃ" پاکستان میں احمدیت یا حقیقی اسلام کا مرکز ہے۔ تقسیم کے وقت جب احمدیوں کو اپنے پیارے مرکز قادیان سے مجبوراً ہجرت کرنی پڑی تو امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیرالدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے وطن عزیز سے جبراً نکالے ہوئے احمدیوں کے لئے ایک بستی بسانے کا تہیہ فرمایا۔ تاکہ ایک طرف تو مہاجر احمدی بجائے پاکستان کے شہریوں پر بار ہونے کے اپنے پاؤں پہ کھڑے ہوں۔ اور کسی کے لئے بارِ خاطر نہ ہوں بلکہ اپنی ہمت اور کوشش سے اپنے لئے سر چھپانے کی جگہ بنائیں تو دوسری طرف تبلیغ اسلام کے لئے ایک مرکز بن جائے۔ جہاں سے جماعت احمدیہ ساری دنیا میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی مہم جاری رکھ سکے۔

چنانچہ آپ نے ایک وادیٔ غیر ذی زرع کا انتخاب کیا۔ جو قدیم سے بنجر پڑی تھی اور گرد و نواح کی زمین سے پندرہ بیس فٹ اونچائی پر ہونے کی وجہ سے بالکل بے آب و گیاہ تھی۔ جس کی زمین شور تھی۔ جہاں گھاس کی پتی بھی زمین سے باہر سر نکالنے سے ڈرتی تھی۔ جہاں پرندہ تک پر نہیں مارتا تھا البتہ اسکے گرد خشک اور بے آب و گیاہ جھلسی ہوئی پہاڑیوں کا حصار ضرور تھا۔ اگرچہ ان خشک و بے آب و گیاہ پہاڑیوں کے پرے نشیب تھا اور دوسری طرف بھی نشیب تھا جو دریا کے قرب کی وجہ سے خاصہ زرخیز ہے۔ مگر اس وادی کی مثال ایسی تھی کہ گویا نخلستان کے درمیان کسی نے ذرا اونچا کر کے صحرا کا ٹکڑا لا کر رکھ دیا ہے۔

دن کو ریت کے بادل اڑتے تھے۔ تو رات کو گیدڑوں کے واویلا سے پہاڑیاں گونجتی تھیں۔

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بہ تنگیٔ چشم حسود تھا

الغرض یہ ایسی زمین تھی جس کو بالکل بیکار سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ جسکو آباد کرنے کا کبھی خیال بھی پیدا نہ ہو سکتا تھا۔ اگرچہ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہاں آبادی رہ چکی ہو۔ مگر فی الحال کوئی ایسے متعین آثار نظر نہیں آتے۔

یہ جگہ تھی جس کو محض اس لئے پسند کیا گیا کہ حکومت اسے بیکار سمجھ کر آبادی کے لئے دے دیگی۔ اور کسی کو جائے اعتراض نہیں ہو سکتی۔

سرگودھا جانے والی سڑک پر ایک پانی کا پمپ موجود تھا۔ مگر جب دوسری جگہ پانی نکالنے کی کوشش کی گئی تو اول اول سخت مایوسی کا سامنا ہوا جو پانی نکلا بھی وہ سخت کڑوا تھا اور تمام ماہرین نے یہی فیصلہ دیا کہ یہاں پانی کی قلت دور نہیں ہو سکے گی۔ مگر ہمارے اولوالعزم امام نے ہمت نہ ہاری اور اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر کوششیں جاری رکھیں گرد و نواح کے لوگ یہ باتیں دیکھ کر ہنستے تھے۔ اور اکثر لوگ جنہیں آغاز میں یہاں آنے کا اتفاق ہوا مایوس ہو کر جاتے اور کہتے کہ محض تضیع مال و وقت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

لیکن آج

لیکن آج یہ شہر بن گیا ہے۔ قابل رشک آبادی سنجیدہ اور نیک طبع لوگوں کے لئے تو ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ مگر مخالفین حاسدین کے لئے ایک بے نیام خنجر۔ چنانچہ ان حاسدین نے برملا کہنا شروع کر دیا کہ (نعوذ باللہ) ربوہ پاکستان کے سینہ پر ایک بے نیام خنجر ہے۔ حالانکہ حقیقت میں پاکستان کے لئے تو یہ ایک آیۂ رحمت ہے۔ البتہ حاسدین کے لئے یہ واقعی ایک بے نیام خنجر ہے۔ جو ان کے سینہ کے پار ہو گیا ہے۔

احراری اور مودودیئے جن کو احمدیت کی ترقی میں اپنی مولویت کی موت نظر آتی ہے شور مچا رہے ہیں کہ ربوہ میں متوازی حکومت بن گئی ہے۔ وہاں فوجیں تیار ہو رہی ہیں آتشیں اسلحہ بن رہا ہے۔ بارود کے ذخیرے جمع ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اعلیٰ سوال کئے گئے ہیں۔ آخر پنجاب کے وزیراعلےٰ جناب میاں ممتاز محمد خان صاحب دولتانہ کو اسمبلی میں اعلان کرنا پڑا کہ

"ربوہ میں کسی قسم کا غیر لائسنس شدہ اسلحہ یا گولہ بارود موجود ہے اور نہ وہاں آتشیں اسلحہ تیار ہوتا ہے"۔

یہ اعلان انہیں ایک سوال کے جواب میں کرنا پڑا۔ جو احراریوں اور مودودیوں کی انگیخت پر کیا گیا۔ بے شک وزیراعلےٰ نے اپنی تحقیقات کے مطابق صحیح جواب دیا ہے۔ مگر احراری اور مودودی مولویوں کے سینہ میں جو خنجر چبھ رہا ہے۔ جو شین گن ان کے قلب و جگر پر چل رہی ہے۔ جو بم ان کے ہوائی قلعوں اور توشہ خانوں پر گر رہا ہے۔ وہ روحانی خنجر وہ حق کی شین گن اور وہ حقیقی اسلام کا بم تو ضرور "ربوہ" میں تیار ہوتا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ وہ نہ کبھی پہلے کسی دنیاوی طاقت سے رکا ہے۔ اور نہ اب رکے گا۔

★ یہ ہے لاالہ الا اللہ کا خنجر
★ یہ ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شین گن
★ یہ ہے "خاتم النبیین" کا بم

"ربوہ" میں سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فوجیں تیار ہوتی رہیں گی۔ ان کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکی نہ کر سکتی ہے۔ اور نہ کر سکے گی۔ ایسا ہو پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ نتیجہ ایک ہی نکلتا رہا ہے۔

چنانچہ جیسا پہلے ہوا ویسا ہی سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے وقت ہوا۔ ویسا ہی سرور کائنات خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابلہ میں بھی ہوا۔ آغاز میں بھی ہوا۔ اور آخر میں بھی۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

ہر سانس میں ہے زندگیٔ جاوداں کا رنگ

ربوہ پہ کیوں نہ آتا مرے قادیاں کا رنگ
ابن مسیح میں ہے مسیح الزماں کا رنگ

ہر چند ہے یہاں بھی زمین آسماں وہی
پر اور ہی یہاں ہے زمین آسماں کا رنگ

دیوار و در یہاں بھی ہیں دیوار و در فقط
دیوار و در پہ ہے مگر اہل مکاں کا رنگ

بے شک غبار ہی ہے یہاں کا غبار بھی
لیکن ہے اس غبار میں ابرِ رواں کا رنگ

مانا کہ اس جگہ کی ہوا بھی ہوا ہی ہے
پر اس ہوا میں ڈوبا ہوا ہے اذاں کا رنگ

چہرے یہاں بھی آتے ہیں چہرے وہی نظر
ان چہروں پہ جھلکتا مگر ہے یہاں کا رنگ

تنویرؔ یہ فضا ہے مگر چشمۂ حیات
ہر سانس میں ہے زندگیٔ جاوداں کا رنگ

احمدیت شجرِ اسلام کی کوئی ایک کونپل یا شاخ نہیں ہے بلکہ یہ بذاتِ خود اسلام ہی کا دوسرا نام ہے

انتہائی شدید مخالفت کے باوجود اِس تحریک کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔

جہاں برصغیر میں اس کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے وہاں یورپ ایشیا اور افریقہ کے متعدد ممالک میں اس کی جماعتیں قائم ہیں

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کے متعلق ایک انگریز مستشرق کے تاثرات

احمدیت کی روز افزوں ترقی کے متعلق جس انگریز مستشرق کے تاثرات ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ وہ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ ہیں۔ وہ پچیس سال تک بہ سلسلہ ملازمت برصغیر میں مقیم رہ چکے ہیں شروع ہی سے مذہب کی طرف میلان رکھتے تھے۔ چنانچہ ریٹائر ہونے کے بعد عرصہ تک انگلستان میں مذاہب عالم کے تحقیقاتی ادارے (Society for promoting the Study of Religions) کے صدر رہے۔ ۱۹۳۷ء میں جب کلکتہ میں انٹرنیشنل پارلیمنٹ آف ریلیجنز منعقد ہوئی۔ تو اس کے ایک اجلاس کی صدارت کا اعزاز ان کے حصہ میں آیا۔ اور وہ محض اس پارلیمنٹ میں شرکت کی غرض سے ایک بار پھر ہندوستان واپس آئے۔ انہوں نے "قیام ہندوستان کے تجربات" پر انگلستان میں متعدد لیکچر دیئے۔ اور ساتھ ہی انہیں قلمبند بھی کرتے رہے۔ جنہیں بعد میں "Dawn in India" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا

حسب ذیل اقتباس اسی کتاب سے ماخوذ ہے :۔ (مسعود احمد)

زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک اصلاحی اور مذہبی تحریک اٹھی ہے سنہ ۱۸۹۰ء کے قرب و جوار کا ہی زمانہ تھا کہ جب احمدیت کی تحریک معرض وجود میں آئی۔ اس کی بنا (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے جیسا کہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا ہے الٰہی منشاء اور حکم کے تحت ڈالی۔ ان کا دعوےٰ تھا کہ وہی مہدی موعود ہیں۔ جس کے آنے کی خبر پیغمبر اسلام حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دی تھی۔ اور وہ وہی مسیح ہیں۔ جس کی آمد ثانی کی انجیل میں بھی پیشگوئی موجود ہے۔ آپ کے متبعین کے نزدیک اس تحریک کو اسلام سے وہی نسبت ہے۔ جو آغاز کار عیسائیت کو یہودیت سے تھی۔ لیکن احمدیت شجرِ اسلام کی محض ایک کونپل یا شاخ نہیں ہے۔ بلکہ یہ بذاتِ خود اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اس کے بانی نے کبھی یہ دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ وہ کوئی نئی کتاب یا نئی شریعت لے کر آئے ہیں۔ ان کا دعوےٰ صرف یہ تھا۔ کہ وہ اسلام اور اس کی تعلیمات کو اس کی اصل شکل میں پھر پیش کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے یہ نہیں کہا۔ کہ وہ اس بات پر ایمان لائیں کہ مسیح کی روح ان میں حلول کر گئی ہے۔ انہوں نے صرف یہی دعوےٰ کیا کہ میں مسیح کی خو بو اور اس کے اوصاف لے کر اس دنیا میں مبعوث ہوا ہوں

سچا مذہب دنیا میں موجود ہے۔ لیکن لوگ اس پر عمل نہیں کرتے۔ مذہب کیا ہے؟ خدا کی ہستی پر کامل ایمان! خدا جو رحمان و رحیم ہے اپنے بندوں کو کبھی اس حال میں نہیں چھوڑتا۔ کہ وہ دنیا داری اور معصیت کی راہوں میں بھٹکتے رہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ وہ ان کی راہ نمائی اور فلاح و بہبود کے لئے کوئی سامان نہ کرے۔ وہ اپنے بندوں پر ماں اور باپ سے بھی زیادہ شفیق ہے۔ ماں باپ تو صرف بچے کی تخلیق کا ایک ذریعہ ہیں۔ لیکن خدا خالق ہی نہیں۔ بلکہ انسان کی زندگی کا منتہا و مقصود بھی ہے۔ نظریہ توحید پر کامل ایمان رکھتے ہوئے انسان کو اپنی زندگی ایسے طریق پر ڈھالنی چاہیئے۔ کہ وہ اخلاقی اور روحانی کمالات سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ خدا تعالےٰ کی ذات سے اس درجہ محبت ہونی ضروری ہے۔ کہ اس کے سامنے اور کسی فرد یا شے کی محبت نہ ٹھہر سکے۔ انسان ترقی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایسی زنجیروں میں جکڑا ہوا نہیں کہ جنہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے نہ کر سکتا ہو۔ خدا اپنی رضا کے دروازے کبھی کسی پر بند نہیں کرتا۔ ہر شخص حسب مراتب خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے انبیاء اور مصلحین بھی جنہیں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوا؛ انسان ہی تھے۔ اور انسان ہی رہے۔ ترقی کے جو دروازے ان پر کھولے گئے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی کھلے ہیں۔ البتہ خدا تعالےٰ اپنے اور بندے کے درمیان کسی کو "ارباباً من دون اللہ" بننے کی اجازت نہیں دیتا۔ تمام نبی اور رسول صرف پیشوا تھے۔ نہ کہ خدا کی خدائی میں شریک۔ ہر شخص کے لئے روحانی ترقی کا میدان کھلا ہے۔ جو بھی دستک دے گا۔ اس کے لئے آسمان کے دروازے ضرور کھلیں گے۔

— یہ ہے خلاصہ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی تعلیم کا۔ ان کے متبعین اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان تمام خرابیوں کو دور کر کے جو مرورِ زمانہ سے اسلام میں داخل ہو گئی تھیں اس کے ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ ان کی پاک زندگی ان کی صداقت پر گواہ تھی۔ انہوں نے وقت سے روپے پیسے سے زبان سے قلم سے۔ اور اپنے ذاتی کردار سے اسلام کی خدمت کی۔ ان کی تمام زندگی اول سے آخر تک تقوےٰ و طہارت کا ایک نمونہ تھی۔ وہ محض باطنی القاء سے مشرف نہیں تھے۔ بلکہ براہِ راست مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے صاف اور واضح الفاظ میں وحی ہوتی تھی۔ اگرچہ وہ قادیان جیسے غیر معروف اور چھوٹے سے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور اس گمنام جگہ میں ہی مقیم رہ کر وہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جد و جہد کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے وحی کے ذریعہ ان پر یہ منکشف فرمایا۔ کہ تین سو سال کے اندر اندر تمام مغربی ممالک اسلام کی آغوش میں آجائیں گے۔ اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے نہایت قلیل تعداد میں رہ جائیں گے :۔

ابتداء ہی سے انہیں نہایت شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ تحریک جس کی بنا انہوں نے اپنے ہاتھ سے ڈالی تھی رفتہ رفتہ بڑھتی ہی جا رہی ہے اس تحریک کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ ان کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور یورپ ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں بھی جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں۔

(ترجمہ "ڈان ان انڈیا" صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۴)

احادیث نبویہ میں فرقۂ ناجیہ کی علامات

فرقہ ناجیہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہے

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ

خدا پرست انسان کے لئے سب سے بڑا اطمینان اس بات میں ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے راضی ہے اور وہ میرے طریق سے خوش ہے۔ مومن اس دنیا کی تمام مصیبتوں اور سارے دکھوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرتا ہے۔ وہ اس جہان سے گذر جانے اور اپنی جان جان آفرین کو سونپ دینے میں ذرا دریغ نہیں کرتا کیونکہ اسے اطمینان ہوتا ہے کہ اس دنیا کے دکھ عارضی ہیں اس جہاں کی تکالیف ہنگامی اور وقتی ہیں۔ اس دنیا کی عزت و ذلت آنے جانے والی بات ہے اصل دکھ آخرت کا ہے اصل تکلیف آخرت کی ہے اصل عزت و ذلت آخرت کی ہے۔ اگر کسی کو یہ پتہ لگ جائے کہ آخرت میں اس کے لئے آرام و راحت اور عزت و نعمت مقدر ہے تو اس عالم کے دکھ اور اس دنیا کی ذلتیں پرکاہ کے برابر وقعت نہیں رکھتیں۔ غرض ایماندار انسان کی نظر آخرت پر ہوتی ہے اور اسے وہاں کی نجات ہی قیمتی چیز معلوم ہوتی ہے۔

اسلام نے مومن کی نگاہ کو بہت بلند کر دیا ہے۔ وہ آخرت کے مقابلے میں اس جہان کی ساری نعمتوں کو مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں سمجھتا اور آخرت کے مقابلہ میں اس جہان کے سارے دکھوں کو کانٹے کے چبھنے کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔ پس اصل مطلوب یہ ہے کہ آخرت میں سرخروئی حاصل ہو اور حشر کے مقام پر کامیابی نصیب ہو جائے اسلامی نقطہ نگاہ سے لوگوں کا کسی کو مومن یا کافر قرار دینا بھی بے معنی سی چیز ہے۔ اصل مومن وہ ہے جسے خدا تعالےٰ مومن قرار دے اور اصل کافر وہ ہے جسے اللہ تعالےٰ کافر ٹھہرائے ورنہ مولویوں کی زبانوں اور مشائخ کے فتووں سے کیا بنتا یا بگڑتا ہے۔ ان لوگوں نے ہزارہا مقدسوں کو کافر ٹھہرایا۔ انہیں کشتنی و گردن زدنی قرار دیا مگر وہ خدا کے ہاں برگزیدہ انسان تھے ایسا ہی ان علماء دہر نے لاکھوں انسانوں کی خوشامد کی اور ان کے ناروا افعال کو شرعی سند سے جائز قرار دیا اور ان کے نام کے خطبے پڑھے مگر خدائے علام الغیوب کی نگاہ میں وہ لوگ مردود اور مخذول تھے۔ پس اصل چیز اللہ کا فیصلہ ہے۔ انسانی فیصلے بہت دفعہ غلط اور ناجائز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا رسیدہ انسان اپنے زمانے کے علماء و مشائخ کے فتووں سے سراسر بے نیاز دکھائی دیتے ہیں کفر و ایمان کا اصل راز داں تو اللہ تعالےٰ ہی ہے اسی لئے اسی کی قرار داد اصلی اور آخری ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر امت کو آگاہ فرمایا تھا کہ:-

"لیأتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیه لکان فی امتی من یصنع ذلك وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثلثین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة قالوا من هی یا رسول اللہ قال ما انا علیه واصحابی، رواہ الترمذی و فی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة"

(مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ مجتبائی صہ ۳۰)

ترجمہ:- میری امت پر بھی ضرور وہ حالات آئینگے جو بنی اسرائیل پر آچکے ہیں ان دونوں میں ایسی مطابقت ہے، جیسی ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اگر یہود میں سے کسی نے اپنی ماں سے برائی کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسے بدکردار لوگ پیدا ہوں گے۔ تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے جن میں سے ایک ناجی ہوگا اور باقی بہتر آگ میں۔ تب صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کونسا ہوگا؟ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ فرقہ اس راہ پر ہوگا۔ جس راہ پر میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں۔ مسند احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ بہتر فرقے آگ میں ہونگے اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ جماعت ہوگی"۔

اس حدیث نبوی میں امت محمدیہ کے بارے میں ایک نہایت اہم خبر دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اختلاف اور فرقہ بندی آخری زمانے کی خطرناک علامت ہے اور یہ خبر آخری زمانہ سے ہی متعلق ہے۔ کتنا ہولناک یہ تصور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہو جائیں اور ان میں سے بہتر ۷۲ ناری ہوں اور ایک جنتی ہو؟ یقیناً یہ واقعہ نہایت غیر معمولی تبدیلی پر دلالت کرتا ہے ہمارا یہ خیال کہ یہ خبر آخری زمانہ سے متعلق ہے محض قیاس نہیں بلکہ احادیث سے معین طور پر یہ ثابت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

سیکون فی آخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر اولهم یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویقاتلون اهل الفتن (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۵۸۲)

کہ اس امت کے آخری حصہ میں ایک قوم ہوگی۔ جن کو پہلے صحابہ کی طرح اجر ملے گا۔ وہ امر بالمعروف کرینگے اور نہی عن المنکر کرینگے اور اہل فتن کا مقابلہ کریں گے

اس حدیث سے معین ہو گیا کہ یہ فرقہ ناجیہ آخری زمانہ میں ہونے والا ہے گویا یہ آیت قرآنی واٰخرین منهم لما یلحقوا بهم کے مصداق ہوں گے۔

اس جماعت کی خیر و برکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر ام اخره رواہ الترمذی

کہ میری امت کی مثال اس بارش کی ہے۔ جس کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ آخری سے زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ پہلے حصہ سے زیادہ مثمر ثمرات ہے (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۵۸۳)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اشاعت اسلام کے لئے بہت جدوجہد کرے گا اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ اسلام کو بہت ترقی دے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقہ ناجیہ کی تعیین میں صاف فرما دیا ہے۔ کہ وہ فرقہ ناجیہ مسیح موعودؑ کی جماعت ہوگی۔ حضورؐ کے صاف الفاظ ہیں:-

کیف تهلك امة انا اولها والمهدی وسطها والمسیح آخرها ولکن بین ذالك فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منهم

کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اول میں مَیں ہوں وسط میں ایک مہدی ہوگا اور اس کے آخری حصہ میں مسیح موعود ہوگا۔ ... ہاں اس دوران میں غلط کار لوگ ہونگے۔ میں ان سے بیزار ہوں گا۔ اور وہ مجھ سے بے تعلق ہونگے (مشکوٰۃ المصابیح صہ ۵۸۳)

اس حدیث نبوی سے بالبداہت ثابت ہے کہ بہتر کے مقابلہ پر تہتروال فرقہ ناجیہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہے۔

فرقہ ناجیہ والی حدیث میں اس فرقہ کی بڑی علامت یہ بیان ہوئی ہے۔ کہ وہ جماعت ہے ظاہر ہے کہ امت میں جماعت بنانے کا کسی غیر مامور کو اختیار نہیں ورنہ فرقہ بندی کی بنیاد پڑتی ہے یہ حق صرف خدا کے مامور کو ہوتا ہے۔ کہ وہ آکر باذن خداوندی جماعت کی بنیاد رکھے۔ اور یوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقہ ناجیہ کی تعیین میں صاف فرما دیا ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ مسیح موعودؑ کی جماعت ہوگی۔ حضورؐ کے صاف الفاظ ہیں ...

"وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اول میں مَیں ہوں۔ وسط میں ایک مہدی ہوگا اور اس کے آخری حصہ میں مسیح موعود ہوگا۔ ہاں اس دوران میں غلط کار لوگ ہوں گے۔ مَیں ان سے بیزار ہوں گا اور وہ مجھ سے بے تعلق ہونگے

(مشکوٰۃ المصابیح صہ ۵۸۳)

اس حدیث نبوی سے بالبداہت ثابت ہے کہ بہتر ۷۲ کے مقابلہ میں تہتروال فرقہ ناجیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام باامر الٰہی جماعت بنانے کیلئے مامور ہوئے اور اس الجماعت کی بنیاد رکھی اور یہ ما انا علیہ واصحابی کے مطابق تھا۔ اس لئے حدیث نبوی میں بیان شدہ فرقہ ناجیہ کی مصداق صرف جماعت احمدیہ ہے۔ دوسرے فرقے اس آخری زمانہ میں اس بات کے مدعی نہیں کہ ان کی جماعت مسیح موعود کی جماعت ہے۔ بلکہ وہ تو سارے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو کافر قرار دے (باقی)

جماعت واجب الاطاعت امام کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے لفظ جماعت میں بھی یہی اشارہ تھا۔ کہ وہ مسیح موعود کی جماعت ہو گی۔ نیز حضورؐ کے جواب میں "ما انا علیہ واصحابی" کے الفاظ خدا ترس اہل علم کے لئے خاص غور پر قابل غور ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جس طریق پر میرے صحابہ ہیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جس طریق پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس موقعہ پر اپنا خاص طور پر ذکر کرنا بلا حکمت نہیں۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں آنے والا مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ وسلم کی قوت قدسیہ سے کرہی آنیوالا تھا۔ اسی لئے متعدد حدیث میں اس کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا قرار دیا گیا۔ اس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور اس کے والدین کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا نام بتلایا گیا ہے۔ اسی مفہوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس حدیث میں حضورؐ نے فرقہ ناجیہ کی علامت میں "ما انا علیہ" کو خاص طور پر اور پہلے ذکر فرمایا ہے۔ چونکہ مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند اور آپؐ کا بروز بننے والا تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقۂ ناجیہ کی علامت ہی یہ بیان کر دی کہ جو اس طریق پر گامزن ہو گا۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ یہ تو کھلی بات تھی کہ جب امت میں اختلاف ہونا تھا تو ہر ایک فرقہ نے یہی دعویٰ کرنا تھا کہ ہم صحابہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں۔ لیکن اس تنازعہ کے حل کرنے کی یہ راہ بتا دی گئی کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو مسیح موعود کی جماعت ہے اور ان کا طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا طریق ہے یہ علامت اتنی نمایاں اور اتنی واضح ہے کہ اس کے معلوم ہونے کے بعد کوئی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ اس آخری زمانہ میں مسلمان کہلانے والے فرقوں میں حدیث نبوی کے مطابق فرقہ ناجیہ صرف مسیح موعودؑ کی جماعت ہے۔ دوسرا کوئی فرقہ اپنے اندر مسیح موعود ہونے کا مدعی ہی نہیں آج جب امت میں تفرقہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے آیت قرآنی واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق اعلان فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور بروز ہو کر اس مرتبہ اور مقام کو پہنچا ہوں چنانچہ حضورؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

"قرآن شریف میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پا دیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہو گا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو گا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ٦٧)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بامر الٰہی جماعت بنانے کے لئے مامور ہوئے اور آپؑ نے مسلمانوں کی تفرقہ بندی کو دور کرنے کے لئے اس الجماعت کی بنیاد رکھی اور یہ ما انا علیہ واصحابی کے مطابق تھا۔ اس لئے حدیث میں بیان شدہ فرقۂ ناجیہ کی مصداق صرف جماعت احمدیہ ہے دوسرے فرقے اس آخری زمانہ میں اس بات کے مدعی نہیں کہ ان کی جماعت مسیح موعود کی جماعت ہے بلکہ وہ تو سارے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ علماء فخر و مباہات سے کہہ رہے ہیں کہ:-

"آج مرزائے قادیان کی مخالفت میں امت کے ۷۲ فرقے متحد و متفق ہیں۔ حنفی اور وہابی۔ دیوبندی بریلوی۔ شیعہ۔ سنّی۔ اہلحدیث سب کے علماء۔ تمام پیر اور تمام صوفی اس مطالبہ پر متحد و متفق ہیں کہ مرزائی کافر ہیں۔"

(زمیندار ۵ نومبر ۱۹۵۲ء)

اب اگر پہلے کسی کو شبہ بھی تھا۔ کہ ان بہتّر فرقوں میں سے فرقۂ ناجیہ کون تھا تو اس شبہ کو علماء اور پیروں نے اپنے اس متحدہ محاذ سے دور کر دیا ہے۔ گویا امت کے بہتّر فرقے ایک طرف ہیں اور ایک فرقہ دوسری طرف۔ وہی حدیث رسول کے الفاظ ہیں۔

"ثنتان و سبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ"

کہ بہتّر ایک طرف ہو گئے اور ایک مظلوم اور غریب فرقہ یعنی مسیح موعود کی جماعت ایک طرف ہو گی۔ کیا یہ واقعات کی منہ بولتی شہادت نہیں کہ جماعت احمدیہ ہی اس زمانہ میں فرقۂ ناجیہ ہے؟ ؏

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

ڈھانپ لے رحمت کی چادر میں مرے بندہ نواز

اے خطیبِ خوش بیاں آ دیکھ شانِ امتیاز
تیرے سجدے رمزِ الا اللہ سے واقف نہیں
گو سفندانِ محمدؐ کا کوئی رہبر نہیں؟
کس مسیحِ وقت نے پھونکا ہے صُورِ اسرافیل
یا کسی عیسیٰ نفس نے قم باذن اللہ کہا
تیری آہِ صبح گاہی نرم ریز و حشر خیز
ساقیا کچھ روز سے تیری نگاہوں کے طفیل
شش جہت پر چھا گئے اے حسن دیوانے ترے
آستانِ شوق کے جلوے ہیں فردوسِ نظر
ہر خطا کاری سے پہلے میرے من کے چور نے

میرا آقا محرمِ حق اور تو محرمِ راز
سردیٔ کردار سے ہے منجمد تیری نماز
پاس گرگانِ کہن بھی کر رہے ہیں ساز باز
قدسیاں نعرہ زناں آئند از دور و دراز
کروٹیں سی لے رہی ہے ساقیا خاکِ حجاز
تیرے پاکیزہ نفس سے سنگ و آہن بھی گداز
بادۂ مغرب کا عادی پی رہا ہے خانہ ساز
گر گئی سرمست جب سے تیری چشمِ نیم باز
ساحلِ امید کے پھولوں کی خوشبو دلنواز
وقت پر اکثر سمجھائی ہے مجھے وجہِ جواز

تیری ستّاری پہ عیبوں کو پسینے آ گئے
ڈھانپ لے رحمت کی چادر میں مرے بندہ نواز

سے قادیان دار الامان

م۔ع۔ مضطر عارفی
تعلیم الاسلام کالج لاہور

بائیبل کا تازہ ایڈیشن

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر متن سے خارج کر دیا گیا

(از مکرم عبد القادر صاحب لائل پور)

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ امریکہ کا ایک قابل قدر مضمون ماہنامہ خالد اور پھر الفضل میں احباب کی نظر سے گذر چکا ہوگا۔ یہ مضمون بائیبل کے اس تازہ ایڈیشن کے تعارف کے طور پر ہے۔ جس کا افتتاح ۳۰ ستمبر ۵۲ء کو امریکہ بھر میں کیا گیا۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے اس کارنامے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ کنگ جیمز کے نسخہ مطبوعہ ۱۶۱۱ء کے بعد عیسائی تاریخ میں یہ سب سے اہم واقعہ ہے۔ اس ترمیم شدہ بائیبل کی مقبولیت کا اندازہ اسی سے لگائیے۔ کہ اس کا پہلا ایڈیشن ہی دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اور نہ صرف امریکہ کے تین بڑے پریسوں میں چھپا ہے۔ بلکہ بیک وقت برطانیہ میں بھی۔

بائیبل کے اس ایڈیشن کو چالیس پراٹسٹنٹ فرقوں کی نمائندگی حاصل ہے۔ یہ کام کم و بیش ربع صدی میں مکمل ہوا۔

سال ۱۹۲۹ء میں چالیس پراٹسٹنٹ فرقوں کی نمائندہ "انٹرنیشنل کونسل آف ریلیجس" نے بائیبل کی ترمیم کے لئے ایک کمیٹی قائم کی۔ جس کا نام "امریکن سٹینڈرڈ بائیبل کمیٹی" ہے۔ اس کمیٹی کے اکتیس ممبران مقرر ہوئے۔ جو سب کے سب دور حاضر کے مشہور و معروف اور بہترین بائیبل سکالرز اور اساتذۂ فن ہیں۔ اس کمیٹی نے عہد نامہ جدید کی ترمیم کا کام سال ۱۹۴۶ء میں مکمل کر لیا۔ جو کہ اسی سال شائع کر دیا گیا۔ بائیبل کا مکمل ترمیم شدہ ایڈیشن ۳۰ ستمبر ۵۲ء کو دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

۳۰ ستمبر کا دن جہاں عیسائی دنیا کے لئے اس جہت سے مسرت و انبساط کا دن تھا۔ کہ ان کی کتاب مقدس جہاں تک انسانی کوششوں کا تعلق ہے۔ پہلے سے بہتر صورت میں منصۂ شہود پر آئی۔ وہاں یہ دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علم کلام کے غلبہ و فتح کے لحاظ سے کچھ کم خوشی کا دن نہ تھا۔ ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ کی وحی کے ذریعہ یہ انکشاف ہوا۔ کہ "مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے"

باسٹھ سال کے بعد عیسائی دنیا نے بائیبل کے جس تازہ ایڈیشن کے متعلق نہایت خوشی و مسرت اور ولولہ و جوش کا اظہار کیا۔ کیا اس سے عیسائی عقائد کی صداقت پہلے سے زیادہ اجاگر ہو گئی؟ نہیں۔ کیا موجودہ عیسائیت پر کتاب مقدس نے مہر تصدیق ثبت کر دی؟ نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس کسر صلیب کا ایک زبردست حربہ آسمان سے چلایا گیا۔ جس کا مواد خود ننانوے فی صدی پراٹسٹنٹ کلیساؤں نے مہیا کیا۔

انیسویں صدی میں نئے عہد نامہ کے قدیم ترین مستند نسخے جب دنیا کے سامنے آئے۔ پراٹسٹنٹ کلیساؤں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ ان نسخوں سے مقابلہ کے بعد عہد جدید کے متن کی ترمیم کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ بعض ایسے الحاقی بیانات تھے۔ جو کہ رائج الوقت نئے عہد نامہ میں شامل تھے۔ لیکن قدیم مستند متن اور اس کے تراجم میں شامل نہ تھے۔ علمائے بائیبل کو تحقیق و جستجو کے بعد جب یہ معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر انجیل کے متن کا حصہ نہیں ہے۔ بلکہ دوسری صدی مسیحی میں اصل بیان پر زائد کیا گیا۔ اور اس طرح بعض نسخوں میں یہ بیان رواج پا گیا۔ تو انہوں نے بائیبل کے مذکورہ تازہ ایڈیشن کے متن سے یہ ذکر نکال دیا۔ اور حاشیہ میں یہ نوٹ دے دیا۔ کہ بعض نسخوں میں رائج الوقت بیان بھی ملتا ہے۔

یہ زبردست تبدیلی جو کہ عیسائی عقائد میں زلزلہ کی کیفیت پیدا کرنے والی ہے کیوں روا رکھی گئی؟ خوشی سے نہیں بلکہ ان گوناگوں شواہد سے مجبور ہو کر کی گئی۔ جو کہ انیسویں صدی کے آخری ربع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ دعوےٰ سے کچھ عرصہ پہلے یا بعد دنیا کے سامنے آئے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب آسمان سے کوئی تحریک خدا تعالےٰ کے ازلی ارادوں کے ماتحت چلائی جاتی ہے۔ تو زمین پر پہلے تو اسکی بہت مخالفت ہوتی ہے۔ لیکن پھر خدا تعالےٰ کے فرشتوں کے ذریعہ انسانی قلوب میں جستجو کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ گم شدہ خزائن برآمد ہوتے ہیں۔ اور نئے نئے شواہد اس کی تائید میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کشاں کشاں اسی بات کی طرف کھنچی چلی آتی ہے۔ جسے سننے کے لئے بھی وہ تیار نہ تھی۔

آج عیسائی دنیا کا وہ عظیم الشان حصہ جو کہ پراٹسٹنٹ عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ مانتے ہوئے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آسمان پر گئے ہیں۔ انہی تازہ شواہد کے باعث انہیں یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ اناجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر ان کی تالیف کے بہت بعد متن میں شامل کیا گیا۔ یہ ذکر اصل متن کا حصہ نہیں ہے۔

اس موقعہ پر کیتھولک حلقوں کی طرف سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ کتاب مقدس کی وہ ترمیم ہمیں منظور نہیں۔ جو کہ پراٹسٹنٹ حلقوں کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ کیونکہ کتاب مقدس کے متن کی یہ اصلاح ان قدیم نسخوں کے باعث کی گئی۔ جو کہ انیسویں صدی میں اور اس کے بعد پورے طور پر دنیا کے سامنے آئے۔ یہ دعویٰ کہ انجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر اصل متن کا حصہ نہیں۔ بلکہ الحاقی ہے۔ آج کسی ترمیم شدہ ایڈیشن کا محتاج نہیں بلکہ عہد نامہ جدید کے وہ قدیم نسخے جو کہ اب تک برآمد ہو چکے ہیں۔ ان کو ایک نظر دیکھ لینے سے یہ دعویٰ بپایہ ثبوت پہنچ جاتا ہے۔ صرف بائیبل کے نسخے ہی نہیں بلکہ قدیم عیسائی بزرگوں کی شہادت اس دعویٰ کی صداقت کے لئے موجود ہے۔

اب ہم اسی نقطۂ نظر سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے انجیلی بیانات کو جو کہ اناجیل اربعہ میں سے صرف دو انجیلوں میں یعنی مرقس اور لوقا کی انجیل میں پائے جاتے ہیں۔ جانچتے ہیں۔

مرقس کی آخری بارہ آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مر کر زندہ ہونے آسمان پہ جانے۔ خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے۔ اور آپ کے حاضر و ناظر ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ اور ان بارہ آیات میں یہ ذکر بھی شامل ہے۔ کہ آپ کا پیغام ساری دنیا کی سب مخلوق کے لئے تھا۔ یہ آیات جن قدیم اور بہترین نسخوں میں شامل نہیں ہیں۔ وہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے حوالہ سے درج ذیل ہیں:۔

اول:۔ نسخہ سینا (الف)

دوئم:۔ نسخہ ویٹی کن (B)

سوئم:۔ قدیم سریانی کا بہترین نسخہ (Sinaitic Syriac)

چہارم:۔ "قدیم ترین اور بہترین" لاطینی نسخہ (K)

پنجم:۔ مزید برآں بعض دوسرے نسخے اور دستاویزات (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۵۱۹ زیر لفظ بائیبل)

اب ان نسخوں کی مختصر تفصیل ملاحظہ ہو:۔

نسخہ سینا (الف)

یہ مشہور و معروف اور نہایت معتبر نسخہ جس کے لئے عبرانی زبان کا پہلا حرف (الف) بطور نشان استعمال ہوتا ہے۔ چوتھی صدی مسیحی کے پہلے نصف کا ہے۔ سال ۱۸۵۹ء میں مشہور جرمن عالم "ٹشنڈارف" کوہ سینا کی خانقاہ مقدسہ کیتھرین میں گیا۔ وہاں ایک راہب کے پاس عہد عتیق کا ایک بڑا حصہ موجود تھا۔ اور عہد جدید تمام و کمال نہایت اعلیٰ حالت میں محفوظ تھا۔ بعد مشکل جرمن فاضل نے اس یونانی نسخہ کو حاصل کیا۔ اور اپنے مربی زار روس کے پاس لے گیا۔ سال ۱۹۳۳ء میں سرکار برطانیہ نے اس نسخہ کو ایک لاکھ پونڈ کے عوض روس سے خریدا۔ اور اب برطانیہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ ۱۹۱۱ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے چھاپہ خانہ نے اس نسخہ کی عکسی تصویریں لے کر کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ یہ نسخہ نہایت مستند اور بڑی قدر و قیمت کا حامل ہے۔ اس نسخہ میں مرقس کی آخری بارہ آیات پائی نہیں جاتیں۔

نسخہ ویٹی کن

یہ نسخہ بھی چوتھی صدی کا ہے۔ اس کے لئے حرف (B) بطور نشان استعمال ہوتا ہے۔ نسخہ سینا سے بھی قدیم اور اسی کی مانند نہایت صحیح ہے۔ یہ نسخہ غالباً مصر میں لکھا گیا تھا۔ اور اب روم میں ویٹی کن یعنی پوپ صاحب کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس میں یونانی بائیبل محفوظ ہے۔ اور یونانی بائیبل کے تمام نسخوں میں قدیم ترین اور معتبر ترین قلمی نسخہ ہے۔ ۱۸۹۰ء میں اس بیش بہا نسخہ کی عکسی تصاویر شائع کی گئیں۔ نسخہ سینا اور نسخہ ویٹی کن ہی نئے عہد نامہ کا صحیح ترین اور معتبر ترین متن موجود ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ نہایت اغلب ہے۔ کہ یہ دونوں نسخے ان پچاس نسخوں میں سے ہوں۔ جو بشپ "یوسی بی۔ الیس" نے شہنشاہ قسطنطین کے حکم کے مطابق نقل کروا کر قسطنطنیہ بھیجے تھے۔ نسخہ ویٹی کن میں بھی مرقس کی مذکورہ بارہ آیات شامل نہیں ہیں۔

بہترین قدیم سریانی ترجمہ پر مشتمل نسخہ

یہ ترجمہ انجیلی مجموعہ کے تیار ہونے کے پچاس سال کے اندر اندر یونانی زبان سے سریانی زبان میں کیا گیا۔ ۱۸۹۲ء میں اس کا ایک نسخہ کوہ سینا سے دستیاب ہوا۔ یہ نسخہ چرمی قرطاس پر لکھا ہوا ہے۔ اس کا زمانہ ۳۵۰ء اور ۴۲۵ء کے درمیان سمجھا جاتا ہے۔ اسے "Syriac S" بھی کہتے ہیں۔ اس نسخہ میں بھی مرقس کی آخری بارہ آیات شامل نہیں ہیں۔ نیز انجیل مرقس ۱۶ باب ۸ آیت پر ختم ہو جاتی ہے۔ ۹ تا ۲۰ آیات درج نہیں ہیں۔

قدیم ترین لاطینی ترجمہ پر مشتمل نسخہ (K)

عہد جدید کے جس متن کا یہ ترجمہ ہے۔ وہ نہایت قدیم مستند اور معتبر متن سمجھا گیا ہے۔ اس ترجمہ کے نسخہ (K)

۳۰ ستمبر کا دن جہاں عیسائی دنیا کے لئے اس جہت سے مسرت و انبساط کا دن تھا۔ کہ ان کی کتاب مقدس جہاں تک انسانی کوششوں کا تعلق ہے۔ پہلے سے بہتر صورت میں منصۂ شہود پر آئی۔ وہاں یہ دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علم کلام کے غلبہ و فتح کے لحاظ سے کچھ کم خوشی کا دن نہ تھا۔ ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ کی وحی کے ذریعہ یہ انکشاف ہوا۔ کہ "مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔" آج پراٹسٹنٹ عیسائی دنیا نے اناجیل اربعہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر حذف کر کے اس دعویٰ کی ایک گونہ تصدیق کر دی۔

میں مرقس کی آخری بارہ آیات کی بجائے ایک مختصر تتمہ بایں الفاظ درج ہے۔

"اور جو الہٰی فرمایا گیا تھا۔ وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا۔ اور اس کے بعد یسوع خود بھی ظاہر ہوا۔ اور ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی زندگی کی پاک اور لازوال منادی پھیلائی۔"

میری تحقیق میں یہ مختصر عبارت انجیل مرقس کا اصل تتمہ تھا۔ نہ صرف یہ کہ یہ عبارت قدیم ترین لاطینی نسخے میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ اس مختصر تتمہ کو بعض دوسری دستاویزات کی تائید بھی حاصل ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۱ جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۹) یہ تتمہ چونکہ عیسائی عقائد کی وضاحت نہ کرتا تھا۔ بلکہ اس کے برعکس اس سے یہ اشارہ ملتا تھا کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصریؑ نے خود اپنے حواریوں کی مدد سے مشرق و مغرب میں تبلیغ کی۔ اس لئے اسے ہٹا کر مختلف الحاقات مرقس کے آخر میں روا رکھے گئے۔ مرقس نے اپنی انجیل روم میں لکھی۔ وہ واضح طور پر تو نہ لکھ سکتا تھا۔ کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچائے گئے۔ کیونکہ رومی حکومت نے آپ کو صلیب دی تھی چنانچہ بعض محققین اس طرف گئے ہیں کہ مرقس کو انجیل کی تکمیل سے روک دیا گیا تھا۔ (بائیبل ڈکشنری از جان ڈی ڈیوس صفحہ ۴۵۵) یہی وجہ ہے کہ اس تتمہ میں مرقس نے صرف اشارہ کیا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد آپ شرق و مغرب میں پیغام حق پہنچاتے رہے۔

آرمینی نسخۂ انجیل

آرمینیا ملک شام کے شمال اور شمال مغرب میں واقع ہے۔ شامی مسیحی مبلغین کو اس ملک میں اپنی آواز پہنچانے کے لئے عہد جدید کے ترجمہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ یونانی متن اور سریانی تراجم کو سامنے رکھ کر آرمینی ترجمے چوتھی صدی مسیحی میں کئے گئے۔ ان تراجم کے نسخے مختلف مسیحی ممالک میں اور آرمینیا میں موجود ہیں۔ ان کے خاتمے پر ان کی کتابت کی تاریخ بھی لکھی ہے۔ ۱۸۹۱ء میں آرمینیا سے انہی نسخوں میں سے ایک نسخہ برآمد ہوا۔ جس کی کتابت ۹۸۹ء میں ہوئی۔ اس نسخہ میں مرقس کے آخر میں رائج الوقت بارہ آیات دی ہوئی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان آیات کو "پریسبٹر ارسٹن" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ویسے زیادہ تر آرمینی نسخہ ہائے انجیل میں یہ آیات پائی ہی نہیں جاتیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۳ صفحہ ۵۱۷ مقالہ "بائیبل" (ایڈیشن ۱۵) اس انکشاف نے فیصلہ ہی کر دیا۔ کہ مرقس کی آخری بارہ آیات دوسری صدی مسیحی میں شامل متن کی گئیں۔ کیونکہ "پریسبٹر ارسٹن" کا زمانہ یہی ہے۔

قرون اولیٰ کے عیسائی مصنفین کی شہادت

قدیم مستند نسخوں کے علاوہ قرون اولیٰ کے عیسائی

(بقیہ صفحہ ۲۱)

بزرگ بھی مرقس کی آخری بارہ آیات کا ذکر نہیں کرتے۔ چنانچہ چوتھی صدی میں "یو۔سی۔ب۔اس" لکھتا ہے۔ کہ مرقس کی انجیل $\frac{16}{8}$ آیت پر ختم ہو جاتی ہے۔ گویا اس کے بعد کی بارہ آیات کی توثیق وہ نہیں کرتا۔ سینٹ جیروم نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ اور اس زمانہ کے یونانی نادر بھی ان بارہ آیات کا ذکر نہیں کرتے۔ طرطولین اور "سائپریَن" بھی ان آیات کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے۔

۲۔ انجیل مرقس کے ایک نسخہ K. Codex Bobiensis میں یہ بیان بڑھایا گیا۔ کہ صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیحؑ کو جب غار میں رکھا گیا۔ تو آسمان سے فرشتے اتر ے غار کے منہ کا پتھر ہٹا کر حضرت مسیحؑ کو آسمان پر لے گئے (دی اپاکرفل نیوٹسٹامنٹ از ایم۔ آر جیمس صفحہ ۳۳)

۳۔ ایک نسخہ میں جسے کہ واشنگٹن کا نسخہ یا W codex کہتے ہیں۔ مرقس $\frac{16}{14}$ کے بعد ایک بیان شامل کیا گیا ہے۔ اس بیان کے آخر میں کفارۂ المسیح

وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق علمائے مصر کا فتویٰ

توفی کے معنے موت ہو جانے پر جامع ازہر کی شہادت

(۱) انہ لیس فی القرآن الکریم ولا فی السنۃ المطھرۃ مستند یصلح

(۱) قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں جس سے یہ

لتکوین عقیدۃ یطمئن الیھا القلب بان عیسیٰ رفع بجسدہ الی

عقیدہ درست قرار پاتا اور دل مطمئن ہو جاتا کہ حضرت عیسیٰؑ جسم سمیت

السماء وانہ حیّ الی الاٰن فیھا وانہ سینزل منھا اٰخر الزمان الی

آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہاں سے

الارض (۲) ان کل ماتفید الاٰیٰت الواردۃ فی ھذا الشان ھو وعد

زمین پر اتریں گے (۲) حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ

اللہ عیسیٰ بانہ متوفیہ اجلہ ورافعہ الیہ وعاصمہ من

نے مسیحؑ سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ ان کو وفات دے گا۔ اور ان کا رفع کرے گا۔ اور انہیں کافروں

الذین کفروا۔ وان ھذا الوعد قد تحقق فلم یقتلہ

کے شر سے بچائے گا۔ اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے حضرت عیسیٰؑ کے دشمن نہ انہیں قتل

اعداءہ ولم یصلبوہ ولکن وفّٰہ اللہ اجلہ و

کر سکے۔ اور نہ صلیب پر مار سکے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدت حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دی

رفعہ الیہ۔ (الرسالۃ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء)

اور ان کا رفع فرمایا۔

مرقس کے آخر میں الحاقات کی تفصیل

یہ عجیب بات ہے۔ کہ مرقس کی انجیل کا آخری حصہ الحاقات کا سب سے زیادہ نشانہ بنایا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اناجیل اربعہ میں سے یہ مختصر انجیل سب سے زیادہ کثیر الاشاعت تھی۔ اور ایشیائے کوچک روم اور فلسطین کے وسیع حلقوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ جب قدیم عیسائی بزرگوں نے یہ دیکھا۔ کہ اس انجیل سے رائج الوقت عیسائی عقائد کی تائید نہیں ہوتی۔ تو انہوں نے مختلف نسخوں میں مختلف الحاقات کئے۔ آج جبکہ قدیم ترین نسخے برآمد ہو گئے ہیں۔ ان الحاقات کی نشاندہی کچھ مشکل کام نہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ دوسری صدی مسیحی میں بعض نسخوں میں مرقس کے آخر میں بارہ آیات بڑھائی گئیں۔ جن کا خلاصہ ہم درج کر چکے ہیں۔ کہ موجودہ عیسائی عقائد ان آیات کے ذریعہ داخل انجیل کر دیئے گئے۔

کی تائید میں ایک عبارت درج ہے (کتاب مذکور صفحہ ۳۴) مرقس کے آخر میں یہ الحاقات صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس انجیل سے عیسائی عقائد کی تائید نہ ہوتی تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مختلف نسخوں میں مختلف بیان بڑھائے گئے۔

انجیل لوقا کے آخری باب میں الحاقات

انجیل مرقس کے بعد انجیل لوقا کے آخری باب میں آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں داخل کی گئیں۔ ان میں سے تین عبارتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ لوقا $\frac{24}{6}$ وہ (مسیح) یہاں نہیں ہے۔ بلکہ جی اٹھا ہے۔

۲۔ لوقا $\frac{24}{51}$ مسیح آسمان پر اٹھایا گیا۔

۳۔ لوقا $\frac{24}{52}$ (آسمان پر جاتے ہوئے مسیح کو) حواریوں نے سجدہ کیا۔

یہ عبارتیں بہترین پرانے لاطینی نسخوں میں شامل نہیں ہیں۔ اور اسی طرح نسخۂ بیزائی میں یہ عبارتیں ہمیں نہیں ملتیں۔

نسخۂ بیزائی

عہد جدید کا نسخہ بیزائی ایک لحاظ سے تمام یونانی نسخوں میں ممتاز ہے۔ اسے نشان کے طور پر حرف D دیا گیا ہے۔ ۱۸۹۹ء میں کیمبرج یونیورسٹی کے چھاپہ خانہ نے اسکی عکسی تصاویر شائع کر دیں۔ یہ نسخہ دو زبانوں میں لکھا گیا ہے۔ لاطینی زبان میں جو کہ اہل مغرب کی زبان تھی، اور یونانی زبان میں جو کہ اہل مشرق کی زبان تھی۔ اس نسخہ کی لاطینی اور مقدس آئیرنیوس کی لاطینی ایک ہی ہے۔ مقدس آئیرنیوس کا زمانہ ۱۳۳ء تا ۲۰۳ء تھا۔ پس ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس نسخہ کا متن کس قدر قدیم اور معتبر ہے۔ ویسے یہ نسخہ پانچویں صدی کے آخر یا اوائل چھٹی صدی میں یعنی ۵۰۰ء تا ۵۲۵ء کے دوران میں کتابت کیا گیا۔ اس نسخہ کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں اناجیل اربعہ کا متن اور بالخصوص کتاب اعمال الرسل کا متن دیگر نسخوں سے مختلف ہے۔

اس نسخہ میں لوقا کے آخر میں آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں جو کہ رائج الوقت اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ ہمیں نہیں ملتیں۔ انہیں عبارتوں میں مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر بھی شامل ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں بائیبل پر جو آرٹیکل ہے اس میں یہ تحقیق درج ہے۔ کہ کسی زمانہ میں لوقا کے آخر میں اور کتاب اعمال الرسل کے شروع میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر بڑھایا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"یہاں پر یہ معلوم کرنا بھی مناسب ہے کہ انجیل لوقا کے عام نسخہ کے آخری باب میں آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں ہیں۔ جو کہ نسخۂ D (یعنی نسخۂ بیزائی) میں پائی نہیں جاتیں۔ نیز بہترین پرانے لاطینی نسخے بھی انہیں حذف کرتے ہیں یہ الحاقات صریحاً ایک سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ اور ایک ہی وقت میں کئے گئے ہیں۔ اور ان میں یسوع کے آسمان پر چڑھنے کا ذکر بھی شامل ہے۔ جیسا کہ لوقا $\frac{24}{51}$ میں درج ہے۔" اس کے بعد مقالہ نویس نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ "اعمال الرسل" کے بالکل شروع میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر بھی بعد میں شامل کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ لوقا کے آخر میں اور اعمال الرسل کے شروع میں یہ دونوں الحاقات ایک ہی وقت میں اور ایک سے حالات کے تحت معرض وجود میں آئے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۵۲۱)

اس تحقیق سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف اناجیل کے آخر میں بلکہ کتاب اعمال الرسل کے شروع میں بھی قدیم عیسائی بزرگوں نے اپنے عقیدے داخل کئے۔ یہ تبدیلی ایک زبردست ثبوت ہے۔ کہ بنیادی عیسائی عقائد انجیل میں بعد میں داخل کئے گئے۔ اصل متن میں یہ عقائد شامل نہ تھے۔ اب بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں مرقس اور لوقا

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف اور اسکی تعبیر

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

جو شخص عالم رؤیا اور کشف سے ذرہ بھر بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ جانتا ہے کہ اس عالم میں جو چیزیں دکھائی جاتی ہیں۔ وہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور بعض وقت ایسی باتیں بھی دکھائی جاتی ہیں۔ جو بظاہر قابل اعتراض ہوتی ہیں۔ لیکن تعبیری لحاظ سے وہ نہایت اچھی ہوتی ہیں مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا سورج اور چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا تعبیری لحاظ سے تو درست تھا۔ مگر ظاہری لحاظ سے قابل اعتراض تھا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بوضاحت فرمایا ہے۔ کہ یہ چیزیں محض خدا تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتی ہیں۔

احراری ملاؤں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہ اس امر کا قطعی ثبوت ہیں کہ وہ نہایت درجہ بد دیانت اور جھوٹے ہیں۔ اور ان کے دل تقوی اللہ سے بالکل خالی ہیں۔ انہیں حق و حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ عام مسلمانوں کے جذبات ابھار کر ان سے اپنی بات منوانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ عام مسلمانوں کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے۔ کہ وہ جذبات کی رو میں بہ جانے کے عادی ہیں۔" (آزاد ملتان کانفرنس صلہ) اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی تقریریں جذباتی ہوتی ہیں۔ اور وہ عام مسلمانوں کے جذبات کو اپیل کرتے ہوئے یہ نہیں دیکھتے۔ کہ وہ سچ بول رہے ہیں یا جھوٹ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی وہ اس اپنے مقررہ اصل کے ماتحت اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ ان کے ایک اعتراض کو پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

احرار کے آتش بیان خطیب قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے سرگودھا احرار سیرت تبلیغ کانفرنس میں یہ بیان کر کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک غلطی کے ازالہ کے صلا پر لکھا ہے

"میں نے کشفی حالت میں سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے زانو پر سر رکھا۔" اپنے خاص احراری انداز میں کہا۔

"میرے دوستو میرے بزرگو۔ حضرت فاطمہ جانتے ہو کون۔ فاطمہ بیٹی سید الانبیاء کی۔ بیوی سید الاولیاء کی اور ماں سید الشہداء کی۔ وہ جس کے احترام میں جناب اٹھ کھڑے ہوتے۔ فاطمہ وہ فاطمہ کہ جس نے کہا تھا۔ میرا جنازہ رات کے وقت اٹھانا۔ زندگی میں میرا جسم کسی نے نہیں دیکھا۔ مرنے کے بعد میرا جنازہ بھی کوئی نہ دیکھے۔ اور ایک یہ (یہاں احراری تہذیب کا مظاہرہ کیجیے ناقل) ہے جو کہتا ہے کہ میں نے فاطمہ کی ران پر سر رکھا۔ مرزائی اب لوگوں کو دھوکہ دینے اور مرزا کے قادیانی کے فعل کو درست ثابت کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ آپ نے شفقت مادری کے باعث رکھا۔" (آزاد مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ء)

احرار کا کوئی خطیب یا کوئی لیکچرار یا ان کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ جس نے اپنی تقریر یا تحریر میں یہ اعتراض نہ کیا ہو۔ اور یہ اعتراض ایک ایسا اعتراض ہے جس سے قارئین کرام کو احراری ذہنیت کا صحیح اندازہ لگانا مشکل نہ ہوگا۔ احراری ملاں نے اس اعتراض میں ازراہِ شرارت و خباثت ایک کشفی واقعہ کو عالم ظاہری کے واقعہ کی صورت دے کر عام مسلمانوں کے جذبات کو ہمارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔

احراری ملاں کا بہتان

احراری ملاں نے اعتراض کرتے ہوئے احمدیہ جماعت پر یہ بہتان تراشا ہے۔ کہ

"مرزائی اب لوگوں کو دھوکہ دینے اور مرزا کے قادیانی کے اس فعل کو درست ثابت کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ آپ نے شفقت مادری کے باعث رکھا"

حالانکہ احمدی اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے یہی لکھا ہے۔ ایک غلطی کے ازالہ میں اس کشف کا مجملاً ذکر کرتے ہوئے آپ نے براہین احمدیہ کا حوالہ دیا ہے۔

اور براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۳)

اور تحفہ گولڑویہ صلا۳ میں اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں" اور نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صلہ۹ میں "میرا سر بیٹوں کی طرح" تحریر فرمایا ہے۔ پس یہ احراری ملاں کی بد دیانتی ہے۔ کہ جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی متعدد کتب میں تحریر فرما چکے ہیں۔ اس کے متعلق لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتا ہے۔ کہ مرزائی اب لوگوں کو دھوکا دینے اور مرزا کے قادیانی کے فعل کو درست ثابت کرنے کے لئے "شفقت مادری" کے الفاظ اپنے پاس سے زائد کر رہے ہیں۔

اَلَا لعنۃ اللّٰہ علی الظالمین المفترین۔

رؤیا اور کشف

جو شخص عالم رؤیا اور کشف سے ذرہ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس عالم میں جو چیزیں دکھائی جاتی ہیں وہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور بعض وقت ایسی باتیں بھی دکھائی جاتی ہیں۔ جو بظاہر قابل اعتراض ہوتی ہیں۔ لیکن تعبیری لحاظ سے وہ نہایت اچھی ہوتی ہیں۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا سورج اور چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا تعبیری لحاظ سے تو درست تھا۔ مگر ظاہری لحاظ سے قابل اعتراض تھا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بالوضاحت فرمایا ہے۔ کہ یہ چیزیں محض خدا کے لئے سجدہ کرتی ہیں۔

اسی طرح امام عبد الغنی نابلسی نے جو فن تعبیر الرؤیا کے بہت بڑے امام تھے اپنی کتاب تعطیر الانام میں لکھا ہے:۔ "من رای فی المنام کانہ صار الحق سبحانہ و تعالیٰ اھتدی الی الصراط المستقیم" یعنی جو شخص خواب میں دیکھے۔ کہ وہ خود خدا بن گیا ہے۔ تو اسکی تعبیر یہ ہوگی۔ کہ وہ صراط مستقیم پر قائم ہے۔

اور امام ابن شاہین اپنی مشہور تالیف "کتاب الاشارات فی علم العبارات" میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ اور کہا کہ انی رایت انی انبش عظام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ تحی سنتہ (کتاب الاشارات بر حاشیہ تعطیر الانام جلد ۲ صلا۳۱۳) یعنی میں نے دیکھا ہے۔ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھود کر آپ کی ہڈیاں نکال رہا ہوں۔ اب بظاہر یہ رؤیا کتنی توہین آمیز ہے لیکن امام صاحب نے یہ تعبیر فرمائی۔ انت تحی سنتہ کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کریگا۔

مقربین الٰہی کے کشوف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مبارک کشف پر احراری ملاؤں کے اعتراض کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں مقدس وجودوں سے رؤیا اور کشوف میں کبھی ملاقات کا موقعہ میسر نہیں آتا۔ کیونکہ ان کی زیارت کے لئے مطابق مشہور مثل "جیسی روح ویسے فرشتے" تو شیطانی وجود آتے ہوں گے۔ لیکن جو لوگ پاکیزہ خیالات رکھتے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ ان کی رویا اور کشف میں ایسے نیک اور پاک بندوں سے ملاقات ہوتی ہے۔

(۱) مثلاً مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری سوانح احمدی صلا میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا۔ اس رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو نہلایا۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک لباس اپنے ہاتھ سے آپ کو پہنایا"۔

اور صلہ۶۱ میں لکھتے ہیں۔ "ایک دفعہ پنجتن آپ کی عیادت کے واسطے تشریف لائے۔ اور ایک بزرگ نے حضرت سید صاحب کے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھ کر تسلی اور تشفی کی۔

(۲) حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کا رؤیا

آپ نے فرمایا۔ کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین وانا ارضع ثدیہا الایمن ثم اخرجت ثدیہا

شانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے دلبر کے راہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

آنکھ اس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیا یہی ہے

جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

الایسر فرضعته فدخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا عائشۃ ھٰذا ولدنا حقّد (قلائد الجواھر مؤلفہ شیخ محمد بن یحی التاد فی الحنبلی صلک)

میں نے دیکھا کہ گویا میں حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہا کی گود میں ہوں۔ اور میں آپ کا دایاں پستان چوس رہا ہوں۔ پھر آپ نے بایاں پستان نکالا۔ اور میں نے اسے بھی چوسا۔ پھر رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم آئے۔ تو فرمایا۔ اے عائشہ سچ بات ہے۔ کہ یہ ہمارا بچہ ہے۔

حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ پر بھی آپ کے زمانہ کے ملاؤں نے کفر اور زندیقیت کا فتویٰ دیا تھا۔ اور نہ معلوم اس واقعہ کو انہوں نے پبلک کے سامنے کس کس رنگ میں پیش کیا ہوگا۔ اور احراری ملاں کی طرح کہا ہوگا۔ وہ عائشہ رضؓ جو سید الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی بیوی اور صدیق اکبر رضؓ کی بیٹی۔ وہ عائشہ رضؓ جس کی تصویر حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ کو خواب میں دکھلائی تھی۔ وہ عائشہ رضؓ جو آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کو سب بیویوں سے زیادہ محبوب تھیں۔ ہاں وہ عائشہ رضؓ جن کی براءت خود خدا تعالےٰ نے قرآن میں نازل کی تھی۔ وہ عائشہ رضؓ جنہیں خدا تعالےٰ نے دوسری امہات المومنین کی طرح ہمیشہ پردہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اور ان کے لئے نبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی شخص سے شادی کرنا حرام کر دیا تھا۔ اس مجسمۂ عصمت و عفت کے متعلق یہ کہتا ہے۔ کہ میں نے اس کے پستان چوسے اور اس طرح ان کی شدید توہین کرتا اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتا ہے۔

لیکن تعبیری لحاظ سے اللّٰہ تعالےٰ نے آپ پر ظاہر کر دیا تھا۔ کہ آپ کے اور آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے درمیان باپ اور بیٹے کا تعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب براہین احمدیہ میں (جس کی تعریف میں سب مسلمان رطب اللسان تھے۔ اور مولوی محمدؐ حسین بٹالوی نے اسے بے نظیر تالیف قرار دیا تھا) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد کشف کی حالت میں ایک عجیب عالم ظاہر ہوا۔ "کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزوں کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ رضی اللّٰہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ اور پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی رضؓ نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ (براہین احمدیہ جلد۴ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۳)

ایسا مبارک کشف جس میں آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ اور حسنین رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ سے ملاقات ہوتی ہے۔ ہر ایک پاک اور صاف دل مومن کہے گا۔ کہ بہت ہی مبارک ہے۔ اور اس کے دیکھنے والا بھی مبارک ہے۔ چہ جائیکہ وہ اسے قابل اعتراض قرار دے۔

اور اس کشف کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تعبیر کی ہے۔ کہ آپ کا تعلق بنی فاطمہ سے ہے۔ چنانچہ اسی کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپ تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:۔

"اسی فاطمی تعلق کی طرف اس کشف میں اشارہ ہے۔ جو آج سے تیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع کیا گیا۔ ...... اسی روز سے مجھ کو اس خونی آمیزش کے تعلق پر یقین ہوا فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱)

اسی طرح "ایک غلطی کے ازالہ" میں بھی آپ نے اس کشف سے یہی تعبیر مراد لی ہے۔ اور اسکی تائید میں ایک دوسرا الہام بھی پیش کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی کی۔ اور خواب میں مجھے فرمایا۔ کہ "سلمان منّا اھل البیت علی مشرب الحسن" میرا نام سلمان رکھا۔ یعنی دو سلم اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں۔ یعنی مقدر ہے۔ کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور عناد کو دور کریگی۔ اور دوسری بیرونی عداوت کے وجود کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذاہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دیگی۔ ...... اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں۔ کہ میں بنی فارس میں سے ہوں۔ اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے۔ بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔ اور حضرت فاطمہ رضؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا۔ کہ میں اس میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔"

الغرض حضرت اقدسؑ نے اس کشف کی یہ تعبیر کی کہ آپ بھی اپنی بعض جدات کے لحاظ سے بنی فاطمہ میں سے ہیں۔ امام عبد الغنی نابلسی جو فن تعبیر کے امام ہیں۔ اپنی کتاب تعطیر الانام میں لکھتے ہیں:۔

فخذ فی المنام عشیرۃ الرجل ویدل الفخذ علی القبیلۃ التی ھو منھا۔ (تعطیر الانام جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)

یعنی خواب میں ران سے مراد آدمی کا خاندان اور وہ قبیلہ ہوتا ہے۔ جس سے وہ خواب دیکھنے والا تعلق رکھتا ہے۔ پس کشف میں حضرت فاطمہ رضؓ کا مادرِ مہربان کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کا سر اپنی ران پر رکھنے کی تعبیر یہ ہے۔ کہ آپ حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ کی اولاد میں سے اور آپ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک پیشگوئی کا ظہور

شیعہ صاحبان کی ایک معتبر کتاب بحار الانوار میں، امام ابو عبد اللّٰہ علیہ السلام سے زیر آیت واذا تتلی علیہ ایاتنا قال اساطیر الاولین منقول ہے۔

"یعنی تکذیبہ بقائم آل محمد اذ یقول لہ لسنا نعرفک ولست من ولد فاطمۃ"

یعنی مہدی علیہ السلام کا دشمن ان کی تکذیب کریگا۔ اور کہے گا ہم تجھے نہیں جانتے۔ اور تو تو اولاد فاطمہ رضؓ میں سے نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر مہدی اپنے حسب و نسب کے لحاظ سے اولاد فاطمہ میں سے ہونا ہوتا۔ تو پھر دشمن اس کے متعلق کیونکر کہہ سکتے۔ کہ وہ اولاد فاطمہ میں سے نہیں ہے۔ ان کا انکار بتاتا ہے۔ کہ اس کا اولاد فاطمہ رضؓ سے ہونا اپنے اندر ایک اخفا کا پہلو رکھیگا۔ اور لوگ یہ کہیں گے۔ کہ وہ مہدی کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ اولاد فاطمہ میں سے نہیں ہے۔ لیکن درحقیقت وہ ایک لحاظ سے بنی فاطمہ میں سے ہوگا۔ اور ایک لحاظ سے بنی اسرائیل میں سے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱ میں کشف مذکورہ لکھ کر فرماتے ہیں،

"غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے۔ اور ایک حصہ فاطمی۔ اور میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکّب ہوں۔ اور احادیث اور آثار دیکھنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ آنے والے مہدی آخر الزمان کی نسبت یہی لکھا ہے۔ کہ وہ مرکب الوجود ہوگا۔ ایک حصہ بدن کا اسرائیلی۔ اور ایک حصہ محمدی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے یہی چاہا۔ کہ جیسا کہ آنے والے مسیح کے منصبی کاموں میں بیرونی اور اندرونی اصلاح کی ترکیب ہے۔ یعنی یہ کہ وہ کچھ مسیحی رنگ میں ہے اور کچھ محمدی رنگ میں کام کرے گا۔ ایسا ہی اسکی سرشت میں بھی ترکیب ہے۔"

الغرض اس کشف میں اللّٰہ تعالےٰ نے ان معترضین کو جواب دیا ہے۔ جنہوں نے آپؑ پر اعتراض کرنا تھا۔ کہ آپ اس لئے مہدی موعود نہیں ہیں۔ کہ آپ حضرت فاطمہ رضؓ کی اولاد میں سے نہیں۔ اور اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو امام ابو عبد اللّٰہ علیہ السلام نے آج سے صدیوں پہلے بیان کی تھی، اور شیعہ صاحبان کی معتبر کتاب بحار الانوار میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

ہمارا رسولؐ فی الحقیقت تمام نبیوں اور رسولوں کا خاتم ہے

"ہمارے لئے ایک ایسا رسول (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) بھیجا۔ جو تمام امور خیر میں کریم ہے۔ صاحب کمال ہے۔ کمالات کے تمام انواع میں ہر رنگ میں سبقت لے جانے والا ہے۔ تمام رسولوں اور نبیوں کا خاتم ہے ام القریٰ میں آنے والا موعود نبی سچ مچ محمدؐ ہے۔ کیونکہ اس کے فیضیابوں کی زبانیں ہر وقت اس کی ستائش سے تر رہتی ہیں۔ اور وہ کامل ستائش کا مستحق ہے کیونکہ اس نے امّت کی خاطر انتہائی محنت و مشقت اپنے اوپر لی۔ اور دین کی عمارت کو بلند کیا۔ اور ہمارے لئے ایک روشن اور نمایاں کتاب لایا۔"

(از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

"اگر اس جگہ پر یہ استفسار ہو۔ کہ پھر جناب سید و مولٰنا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے لئے کونسا درجہ باقی ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے۔ جو اسی کی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا جسکی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ اور کسی کو حاصل ہو سکے۔

(از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

تیاری

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

(۱)

ہمارے نغموں سے آج سازِ حیات بیدار ہو رہا ہے۔
ہماری کوشش سے آج نخلِ چمن گہربار ہو رہا ہے
کنول کچھ اس طرح کھل رہے ہیں کہ کھیت گلزار ہو رہا ہے
ہمارے سازِ نفس سے لاکھوں جہاں میں سرشار ہو رہے ہیں
ہم آج تیار ہو رہے ہیں

(۲)

ہماری فطرت کی دھار دِل پر۔ ہماری آہوں کا وار ہر سُو
ہماری آواز ہر کہیں پر۔ ہماری موجیں ہزار۔ ہر سُو
دیارِ مشرق سے تا بہ مغرب۔ ہمارے دل کی پکار ہر سُو
قوائے فطرت میں آج ارض و سما گرفتار ہو رہے ہیں
ہم آج تیار ہو رہے ہیں

(۳)

ہمیں نے پکڑا ہے بجلیوں کو ہمیں نے ان آندھیوں کو روکا
ہماری ان دھجیوں نے اکثر بڑے بڑے رہزنوں کو روکا
"ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دشمن ہمارے دھوکا"
جہاں ہے گو زیرِ دام لیکن جہاں سے بیزار ہو رہے ہیں
ہم آج تیار ہو رہے ہیں

ریویو

سرفروشانِ اسلام مؤلفہ رحمت اللہ شاکر قیمت ۸؍

کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰

یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر بچہ۔ جوان۔ عورت مرد اس کا مطالعہ کرے۔ یہ وہ کتاب ہے۔ کہ جس کی ہزاروں جلدیں محکمہ تعلقات عامہ نے فوجی جوانوں میں تقسیم کی ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کے جملہ کتب فروشوں سے مل سکے گی۔

دیکھے تو کوئی آکر یہ جلسہ سالانہ

خنداں ہے گلستاں پر ربوہ کا یہ ویرانہ
دیکھے تو کوئی آکر یہ جلسۂ سالانہ

اِس خاک کا ہر ذرہ ہے ذرۂ سینائی
ہے شے سے یہاں ظاہر ہے جلوۂ جانانہ

او بادہ کشو آؤ او تشنہ لبو آؤ
مائل بہ کرم ہے پھر اب ساقئ میخانہ

ہر قلب یہاں وقفِ توصیفِ محمدؐ ہے
ہر لب پہ مچلتا ہے توحید کا افسانہ

یہ فرش نشیں اسلم ہیں عرش نشیں گویا
ہے فقر میں بھی ان کے اک سطوتِ شاہانہ

فیضان سلیم راہی

اسلام کی اشاعت کیونکر ہوئی؟

الجہاد فی الاسلام ــــ اور ــــ قوم مسلم

از مکرم خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ

ہمارے مقدس آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے جاں نثار صحابہ پر کفار عرب نے جو جو بے پناہ مظالم ڈھائے انہیں پڑھ سن کر ایک پتھر سے پتھر دل انسان کا کلیجہ بھی منہ کو آنے لگتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم و ستم اور کیا ہو سکتا ہے کہ پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب اور مقدس وطن مکہ مکرمہ سے درندہ صفت کفار نے بے دردی سے نکال دیا اور آپ کے ماننے والوں پر وہ وہ سختیاں کیں کہ جن سے زمین و آسمان پر بھی لرزہ طاری ہو گیا۔

دیگر صحابہ کرام کے علاوہ حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ (جو کہ ایک غلام تھے) اپنے آقا کے ہاتھوں بری طرح دکھ دیئے گئے۔ ان کا قصور محض اتنا تھا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے پاکیزہ الفاظ اپنی زبان پر لاتے تھے حضرت بلالؓ کو ان کا ظالم آقا شدید گرم ریت پر لٹا کر ان پر بھاری پتھر رکھوا دیتا اور لڑکوں سے شب و روز انہیں پٹوایا جاتا یا وجود جور و ستم کے حق و صداقت کا یہ پروانہ جادہ مستقیم پر گامزن رہا اور دنیا کی کوئی طاقت حلقہ ایمان سے انہیں برطرف نہ کر سکی۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عمارؓ نامی کو پتھریلی اور تپتی زمینوں پر لٹایا جاتا اور انہیں مجبور کیا جاتا کہ وہ سرور کائنات حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات کو گندی گالیاں دیں۔ ان کی بوڑھی سمیہ کو بھی مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا ظالم کفار نے انہیں برہنہ کر کے جس بربریت و وحشت کا ثبوت دیا اس کے اظہار سے بھی زبان و قلم لرزتے ہیں۔ انسانی روح پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے آخر خدا تعالےٰ کی اس مقدس کو کفار کی پیہم سختیوں کے باعث جان بحق ہونا پڑا۔

غرض سید العرب والعجم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہ پر اس قدر سنگین ظلم توڑے گئے کہ جن کی کوئی انتہاء نہیں دردناک و روح فرسا حالات کے پیش نظر خدا تعالےٰ نے جب دیکھا کہ اب مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور کفار عرب کے جور و ستم کی برداشت ان کی طاقت سے باہر ہو چکی ہے۔ تو اس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مظلوم مسلمانوں کو اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے کی ان الفاظ میں اجازت فرمائی کہ

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر ن الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (سورہ حج)

یعنی اب ان مسلمانوں کو بھی جن سے بلاوجہ جنگ کی جاتی ہے۔ جنگ و مقابلہ کی اجازت دی جاتی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم ہوا ہے اور وہ مظلوم ہیں اللہ تعالےٰ ان کی نصرت و تائید کی پوری قدرت رکھتا ہے اور وہ بغیر کسی وجہ کے ناحق اپنے گھروں اور وطنوں سے نکال دیئے گئے ان کا قصور محض اتنا تھا کہ ہمارا رب ہمارا اللہ ہے۔

جب مسلمانوں نے حالات سے مجبور ہو کر بحکم خداوندی کفار سے مدافعانہ جنگیں شروع کر دیں۔ تو خدا تعالےٰ نے غیب سے ان کی کامیابی اور فتوحات کے دروازے کھول دیئے اور صحابہ کرام باوجود بے سرو سامانی کے تجربہ کار اور میدان کارزار سے آشنا کفار کے مقابل پر میدان میں فتح و کامرانی کے پرچم لہرانے لگے اور دین حق نے کفر پر قلیل عرصہ میں ہی عظیم الشان اور عالمگیر غلبہ پا لیا درحقیقت یہ غلبہ اور ایمان افروز کامیابی مسلمانوں کو محض خدا تعالےٰ کی تائیدات کے شامل حال ہونے سے ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرما چکا تھا۔ کہ ان اللہ علی نصرھم لقدیر

چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلام کے دور اول میں مسلمانوں کی عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کو تائید غیبی۔ اسلام کی حقانیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور صحابہ کرامؓ کے ایمان جوش اور اخلاص کا نتیجہ قرار دیا جاتا مگر اسلام کے حریفوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت تلوار کی مرہون منت ہے اور یہ کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں پر گذشتہ صدیوں میں انتہائی مظالم ڈھائے ہیں۔ اس سے بڑی تعجب انگیز امر یہ ہے کہ دشمنوں نے تو اب کہنا ہی تھا مگر صد حیف ان مسلمانوں پر جنہوں وہ استاذی سے آنکھیں پھیرتے ہوئے اور اغیار کی ہمنوائی اختیار کرتے ہوئے اس زمانہ میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ تیرہ صدیاں قبل اسلام کی ترقی اور اشاعت کا اصل باعث تلوار تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مسلمان جب کوچہ روحانیت سے کنارہ کش ہو گئے اور ان کے اندر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا سا جوش ایمان نہ رہا اور تعلق باللہ سے دوری ہو گئی اور ان سے ایک ایک کر کے حکومتیں چھین لی گئیں تو انہوں نے از سر نو اپنی کھوئی ہوئی عزت و وقار کر حاصل کرنے اور صاحب اقتدار بننے کے لئے اپنی حقیقی کامیابی کا راز مادی اسباب میں سمجھ لیا اور اسلام کے نام پر بعض سرحدی مسلمان کہلانیوالوں نے "جہاد" نام دے کر شرائط جہاد مفقود ہونے کی حالت میں بھی بعض مقامات پر غیر مسلموں کی جائدادوں پر قبضہ جمانا شروع کر دیا۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیا گیا۔

دشمنان اسلام کو اور کیا کہنا چاہیئے تھا۔ ان نام نہاد مسلمانوں کے اس فعل کو اسلامی تعلیم کا نتیجہ قرار دے کر انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی مدافعانہ جنگوں کو جبر و تشدد پر محمول کر لیا اور اپنی تحریر و تقریر میں عیسائی پادری اور آریہ پنڈت نہ زور و شور سے یہ پروپیگنڈا کرنے لگے کہ اسلام کی تیرہ صدیاں بیشتر کی عظیم الشان ترقی اور کامیابی بھی درحقیقت تلوار ہی کی بدولت تھی۔

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ ہمیں زیادہ تر افسوس ان نام نہاد مسلمانوں پر ہے۔ جنہوں نے

اسلام کو نہ آج سے تیرہ صدیاں قبل اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت پڑی اور نہ آج اور آئندہ پڑے گی اسلام تو سراپا رحیمیت اور کریمیت کا مجسمہ ہے اس کی مقدس تعلیم اور پاکیزہ اصول قلوب انسانی کو اپنا گرویدہ بنائے بغیر نہیں چھوڑتے پھر اسے تلوار اور دیگر مادی اسلحہ کی کیا حاجت؟

گذشتہ قریب کے زمانہ میں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بلاوجہ غیر مسلموں پر سختیاں کیں چنانچہ سید عبدالحی صاحب فتح پوری اپنی مشہور کتاب "حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیہ والغاشیہ" میں انہی امور کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:-

"ان (جہاد بالسیف کی۔ ناقل) شرائط کا وجود ایک عمر دراز سے پایا نہیں جاتا۔ لڑتے تو ملک چھیننے کے لئے ہیں حکومت کرنے کے لئے۔ دولت سمیٹنے کے لئے بدمعاش اوباش بد دین لشکر میں جمع ہوتے ہیں مفت میں گھر بازار شہر لوٹتے پھرتے ہیں۔ بچوں کو عورتوں کو بڈھوں کو قتل کرتے ہیں اسلام کی ایک بات بھی ان میں نہیں ہوتی مگر نام جہاد کا ہے جھنڈا اسلام کا کھڑا کیا جاتا ہے نہ خدا سے غرض ہے نہ رسول سے نہ اسلام نہ ایمان سے اپنے مزے و مال سے کام ہے واہ رے جہاد کیا عمدہ مجاہد ہیں کیا اچھا جہاد ہے اس پر طرہ یہ ہے کہ مولویوں سے مار مار کر جہاد کے فتوؤں پر مہر کرائی جاتی ہے جو نہ کرے وہ جان سے مارا جاوے یہ بھی ہوتا ہے کہ بعضے کٹھ ملا جن کے دل میں فساد بھرا ہوا ہے وہ خوشی سے ایسا فتویٰ دیتے ہیں۔ اے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزاروں کی جان و مال کو بلاوجہ شرعی و صورت اسلامی ایسے جاہلانہ فتوے دے کر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دو گے۔ تمہیں اگر ایسا ہی شوق جہاد کا ہے خالص نیت سے خدا کے ہو۔ اس لڑائی بھڑائی سے تم کو کچھ مطلب دنیا کا نہیں ہے فقط اعلاء کلمۃ اللہ ہی مراد ہے تو شرائط جہاد کو اول معلوم کر لو بہم پہنچا لو۔ پھر دیکھو کہ کس ملک میں وہ شرائط موجود نہیں۔ جہاں ہوں اس اقلیم میں جاؤ وہاں پہنچکر جہاد کرو۔

ع دل ما شاد چشم ما روشن

جس جگہ وہ شرائط موجود نہیں امام متصف بوصف امامت میسر نہیں ہر بد دین امام بن جاتا ہے ہر کھاکر ڈاکہ ہوا چاہتا ہے۔ وہاں جہاد کیا جو فضائل جہاد کتاب و سنت میں آئے ہیں وہ کیا ایسے مفت کے ہیں کہ جب چاہو فساد و بغاوت کا نام جہاد رکھ لو تم اس کے مستحق ہو جاؤ گے اجی حضرت جہاد پر کیا ٹھکا ہے۔ دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھ کر اس پر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہے تم نے کیا اس کو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہے۔ . . . .

. . . ان جاہلوں نے سچے مسلمانوں کا بھی اعتبار اٹھا دیا

چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلام کے دور اول میں مسلمانوں کی عظیم الشان کامیابیوں کو اسلام کی حقانیت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور صحابہ کرام کے ایمان جوش اور اخلاص کا نتیجہ قرار دیا جاتا مگر اسلام کے حریفوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت تلوار کی مرہون منت ہے۔ دشمنوں نے تو ایسا کہنا ہی تھا۔ مگر صد حیف ان مسلمانوں پر جنہوں نے حقائق سے آنکھیں پھیرتے ہوئے اغیار کی ہمنوائی اختیار کرتے ہوئے اس زمانہ میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ تیرہ صدیاں قبل اسلام کی ترقی اور اشاعت کا اصل باعث تلوار تھی۔

نام مسلمانی کا لے کر کام شیطانی کرتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ قرآن شریف میں کیا فرمایا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ہاں اگر اسباب جہاد حسب مراد شارع جمع ہوں اہل جہاد ان اوصاف سے متصف ہوں جو شرع میں معتبر ہیں دار الاسلام سے دار الحرب پر چڑھائی ہو تو کس کمبخت کو اس میں انکار ..... ہے" (حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیۃ والغاشیۃ ص ۲۳۷ مطبوعہ بدلیجی پریس اوائل ماہ رجب ۱۳۰۱ سنہ ہجری)

یہ تو نام نہاد مسلمانوں کے خلاف اسلام فعل کا مولانا سید عبدالحی صاحب فتح پوری نے ذکر کیا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ زمانہ حال کے علماء اور ان کے ساتھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں ایک ایسے مہدی کا ظہور ہوگا۔ جو تلوار کی طاقت سے اسلام کو مذاہب باطلہ پر غالب کر دکھلائے گا اور بجبر غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے گا۔ جو کوئی غیر مسلم اس کی دعوت اسلام پر چوں چرا کریگا بس اس کی خیر نہیں۔ اسی وقت تلوار سے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

ایسے خونی مہدی کے منتظر جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے عوام مسلمان ہی نہیں بلکہ علماء کا ایک طبقہ بھی ہے اور تو اور سید ابو الاعلےٰ مودودی جنہیں دور حاضرہ میں امت مرحومہ کی اصلاح و تربیت کا دعوےٰ ہے اپنی خیالات کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ چنانچہ قدیم خیال کے مسلمانوں کے عقیدہ کے مقابل وہ اپنے عقیدہ کا ان الفاظ ذکر کرتے ہیں

"میں جو کچھ سمجھا ہوں اس سے مجھ
کو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے
میرا اندازہ یہ ہے کہ آنیوالا اپنے
زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا
لیڈر ہوگا وقت کے تمام علوم
جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت
حاصل ہوگی زندگی کے سارے مسائل
مہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔
عقلی و ذہنی ریاست۔ سیاسی
تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار
سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ
جما دے گا اور اپنے عہد کے تمام
جدیدوں سے بڑھ کر جدید ہوگا"
(دیکھو "تجدید و احیائے دین")

قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ جب مودودی صاحب جیسے لیڈروں کا یہ حال ہے کہ وہ آنے والے موعود کو ایک جنگی مرد کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ تو اس سے دشمنان اسلام کے اس اعتراض کو کیوں نہ تقویت پہنچے گی کہ اسلام کی اشاعت کا دارومدار تلوار اور دیگر مادی اسباب پر ہے۔

عہد حاضرہ کے مسلمانوں کے اس قسم کے خیالات کی تردید اور اسلامی سچائیوں کی اشاعت اور مذاہب باطلہ کو دلائل و براہین سے نیچا دکھانے کے لئے جب اللہ تعالےٰ نے امام موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود باجود کی صورت میں کھڑا کیا تو خونی مہدی کے منتظر کیا علماء اور کیا ان کے رفقاء چین بجبیں ہونے لگے، اور اس اعتراض کو ان لوگوں نے زور شور سے اٹھانا شروع کیا کہ یہ شخص جہاد فی الاسلام کا ہی منکر ہے ان نادانوں نے اتنا نہ سوچا کہ جس شخص پر وہ اندھا دھند اعتراض کر رہے ہیں اسی نے تو اسلام پر سے اس اعتراض کو اس زمانہ میں دور کیا ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کو کافی دخل ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس جری نے دلائل و براہین کے میدان میں ملل باطلہ کو ایسی شکست عظیم دی کہ جس کے بعد اسلام پر وار کرنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی یورپ کے پادری جو سینکڑوں کی تعداد میں سال بسال متحدہ ہندوستان میں آتے تھے وہ آنے بند ہوگئے اور آئندہ عیسائیت کے عماودوں کو یہ فکر دامن گیر ہوگیا کہ "خداوند یسوع مسیح کے جھنڈے تلے دیگر قوموں کو لانا تو درکنار عیسائیوں کو اسلام کے نور سے کس طرح دور رکھا جائے

نگہ اہل بصیرت دیکھ رہے ہیں کہ ؎

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

آج مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدائی اور پروانے ممالک غیر میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں اور تثلیث کے گھرانوں میں اسلام کے نور کی شمعیں روشن کر رہے ہیں۔

کیا اس کا نام احسان فراموشی نہیں کہ ایسے مقدس انسان کو جس کی جماعت نے قلیل عرصہ میں ہی مذہبی دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔ قابل اعتراض وجود ٹھہرایا جائے۔ اور اسے اور اس کی جماعت کو محض بدنام کرنے کے لئے یہ شور مچایا جائے کہ اس نے جہاد فی الاسلام کو منسوخ کر دیا ہے؟

محترم بھائیو! جہاد بالسیف کی اگر شرائط موجود ہوتیں اور کوئی امر مانع نہ ہوتا اور پھر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت اس میدان میں اغیار اسلام کا مقابلہ نہ کرتی تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اعتراض وزنی قرار دیا جا سکتا تھا۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ کوئی قوم اپنے مذہب کو تلوار کے ذریعہ اسلام پر غالب کرنے کے لئے قدم نہیں اٹھا رہی اور نہ ہی مسلمانوں پر مذہب کے نام پر غیر مذاہب کے پیرووں کی طرف سے ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ برعکس اس کے خدا تعالےٰ نے ماضی قریب میں مسلمانوں کو پاکستان جیسی عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی ہے۔ جو ثبوت ہے اس امر کا کہ بغیر مادی اسلحہ کے اللہ تعالےٰ اسلام اور مسلمانوں کو سرفراز کر رہا ہے۔

تو کیا امام موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ مستقبل قریب میں خدائے قادر و توانا اسلام کو مذاہب باطلہ پر آخری عالمگیر غلبہ عطا نہ فرمائے گا؟

ہم احمدی تو اس یقین اور ایمان سے لبریز ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس دور آخر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس دین کو ملل باطلہ پر فتح عظیم بخشے گا۔ اور بالآخر تو میں حقیقی اور واقعی نجات اسلام میں یقین کریں گی۔ پس یہ خیال کہ گذشتہ صدیوں میں اسلام کو تلوار نے روشن کیا اور آئندہ بھی جنگی مرد ہی کے ذریعہ اسلام اکناف عالم میں پھیلے گا۔ یقیناً ایک باطل خیال اور دور از حقیقت خیال ہے۔

اسلام کو نہ آج سے تیرہ صدیاں قبل اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت پڑی اور نہ آج اور نہ آئندہ پڑے گی۔ اسلام تو سراپا رحیمیت اور کریمیت کا مجسمہ ہے اس کی مقدس تعلیم اور پاکیزہ اصول قلوب انسانی کو اپنا گرویدہ بنائے بغیر نہیں چھوڑتے۔ پھر اسے تلوار اور دیگر مادی اسلحہ کی کیا حاجت؟

ہاں اگر کسی وقت کوئی قوم دلائل سے شکست کھا کر مادی اسلحہ کو مسلمانوں کے مقابل بروئے کار لائے گی تا اس ذریعہ سے اسلام کو نابود کیا جائے تو ایسے پر خطر دور میں بفضلہٖ تعالےٰ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہوگی۔ جو اسلام کی خاطر دشمنوں کے وار کو اپنے سینہ پر لیتے ہوئے میدان کارزار میں وہ مجاہدانہ کارنامے سرانجام دے گی۔ کہ جس سے قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ اور دنیا والوں کو علم ہو جائے گا کہ اسلام کے پروانے ایسے بہادر ہوتے ہیں۔ سردست ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان اپنے قول و عمل سے اسلام کے نورانی چہرہ کو غیروں پر عیاں کریں اور جہاد کبیر یعنی تبلیغ دین کے لئے جماعت احمدیہ کے بیسیوں مبلغین کی طرح دیوانہ وار .... کوسوں دور ممالک غیر میں نکل جائیں تا اسلام کو پھر سے تازگی اور شان و شوکت کے دن نصیب ہوں۔ اور حضرت رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کو از سر نو دنیا تسلیم کرے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس آمد اور جماعت احمدیہ کے قیام کا یہی مقصد ہے مبارک وہ جو ہماری درد بھری صدا کو بگوش ہوش سنیں۔

ملک کے مشہور نقاد شیخ محمد اکرام ایم اے پی ایچ ڈی اپنی کتاب "موج کوثر" میں لکھتے ہیں :-

"احمدی جماعت کے فروغ کی ایک اور وجہ ان کی تبلیغی کوششیں ہیں مرزا صاحب اور ان کے معتقدوں کا عقیدہ ہے کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں بلکہ جہاد باللسان یعنی تحریری اور زبانی تبلیغ کا زمانہ ہے۔ ان کے اس عقیدہ سے تمام مسلمانوں کو اختلاف ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہاد بالسیف کی اہلیت نہ احمدیوں میں ہے نہ عام مسلمانوں میں ؏

طاقتِ جلوۂ سینا نہ تو داری و نہ من

عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدے کا نہ دل دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں اور نہ تبلیغی جہاد لیکن احمدی جنہوں نے جہاد بالسیف کے معاملے میں کھلم کھلا اور صاف صاف حالات حاضرہ کے سامنے سر جھکا دیا ہے (؟) دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو ایک فریضہ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے"

(موج کوثر ص ۱۹۲)

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت

اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے میری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دار البلاغ لاہور کی خصوصیات عمل

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ ناول و افسانہ انقلاب انگیز خیالات کی وسیع نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ بلند پایہ علمی مسائل کو بھی عوام الناس تک پہنچانے کے لئے افسانوی ادب عظیم الشان خدمات سر انجام دے سکتا ہے۔ اسی لئے ہم نے افسانوی ادب کی اشاعت کو اپنے لائحہ عمل میں جگہ دی ہے۔

تجارتی مصالح کے ساتھ ساتھ قوم و ملک کی پُرخلوص خدمت کا زوردار جذبہ دل میں رکھتے ہیں۔

پست مذاق کی تسکین کے لئے فحش، عریاں، قابل نفرت اور بیہودہ اور تخریبی لٹریچر شائع کر کے تجارتی فوائد حاصل کرنے کی بجائے ایمانیات افروز ادب پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے اسلامی نظریات کی افادیت کا نوجوانوں کو احساس ہو حصولِ آزادی کے بعد خالص اسلامی بنیادوں پر قومی تعمیر ہی وقت کا سب سے اہم فریضہ ہے۔ کیونکہ راسخ العقیدہ اور ذہین قوم ہی زمانہ حال کے طوفانی حوادث کا مضبوطی سے مقابلہ کر سکتی ہے کوئی کتاب اس کی افادی حیثیت کا اندازہ لگائے بغیر شائع نہیں کرتے بلکہ اپنے ڈھب کے فاضل مصنفین کو تلاش کر کے اور ان کی ہر طرح سے خدمت و دلداری کر کے ان سے ایسی کتابیں مرتب کرا کے شائع کرتے ہیں۔ جو قوم و ملک میں زبردست تعمیری قوت پیدا کرنے کا موجب ہوں۔

خوش ہیں کہ ملک کے سنجیدہ طبقہ نے بہت جلد محسوس کر لیا ہے۔ کہ ان مفید دلچسپ اور آراستہ و پیراستہ کتابوں کی اشاعت سے ہمارے اخلاق، معاشرت، تہذیب اور تمدن کی کس قدر اصلاح ہو سکتی ہے۔ اب علم دوست حضرات کا ادبی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اس محبوب اور عظیم الشان علمی و ادبی ادارہ کی سرپرستی قبول فرمائیں۔ اور کوئی لائبریری۔ کوئی اور ادارہ ایسا نہ رہے۔ جس میں ہماری شاندار مطبوعات کو عزت و افتخار سے نہ سجایا گیا ہو۔ علاوہ ازیں کتابوں کی فراہمی میں بھی براہِ راست ہم سے تعاون فرما کر اس ادارہ کو مضبوط بنانے میں ہماری مدد فرمائیں۔ تاکہ جو مفید مقصد لے کر ہم اٹھے ہیں۔ اس میں جلد از جلد ہمیں کامیابی نصیب ہو۔

عزت مآب جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان اپنے گرامی نامہ مرقومہ ۸ جنوری ۱۹۴۹ء میں رقمطراز ہیں:- "آپ کی نہایت گرانقدر تصنیف "رقص ابلیس" کا ایک نسخہ موصول ہوا جس کا میں بیحد شکر گذار ہوں مجھے اردو افسانوی ادب کے مطالعہ کا شاذ ہی موقعہ ملتا ہے۔ لیکن میں نے آپ کی تصنیف اول سے آخر تک بہت ہی غم و اندوہ بھری دلچسپی سے مطالعہ کی ہے۔ اور اس سے بے انتہا متاثر ہوا ہوں۔" (انگریزی سے ترجمہ)

ملنے کا پتہ:- دار البلاغ ۱۲ محمد نگر اقبال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

مردِ غازی (تاریخی ناول) ۲/۸/-
رقصِ ابلیس -/-/۴
خونِ مسلم۔ افسانے -/۸/۲
لاجواب آنسو " -/۸/۳
دین نظارے -/۸/۳
قاتل -/۸/۲
بادہ گل رنگ -/-/۳
بچوں کی ۱۲ کتابوں کا سیٹ ۳/۹

ایم اسلم کے زیر طبع ناول
فتنہ تاتار۔ جوئے خون
خونِ شہیداں۔ غبار کاروان
فردوس۔ در توبہ
خون مزدور۔ حسن سوگوار۔ طلسم سامری
ابن مسلم (اسلامی تاریخی ناول)
مصنفہ سلطان حیدر جوش -/۸/۴
تقریر ناول مصنفہ ابوالفضل صدیقی -/۲
الطاف کے نغمے۔ نعتیں۔ گیت
غزلیات -/۸/۱
روپ سنگھار۔ افسانے
از اعظم کریوی -/-/۲

فنی کتب
رموز باغبانی -/۳ طبیب مرغی
خانہ حصہ اول -/-/۳
تجارتی مرغی خانہ حصہ دوم -/-/۳
کامیاب مرغی خانہ حصہ سوئم -/-/۲
طبیب مویشی باتصویر -/۴
بھیڑ بکری باتصویر -/۸/۳
مصباح القرآن قرآن حکیم
کا انڈیکس -/۸/۱
فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

ہماری خاندار اور دلچسپ مطبوعات
ایم۔ اسلم اور اس کا ادب۔ ایم۔ اسلم
اور اس کے ادب پر نامور مشاہیر
اردو کے گرانقدر تنقیدی مقالات -/۴

ایم۔ اسلم کے ناول
ریحانہ -/۸/۵
سیدھی لکیر -/۴ فرنگن -/۸/۴
میری کہانی -/-/۴
ساون -/۵ خوابِ جوانی -/۸/۳
پی کہاں -/-/۳
چشم لیلےٰ -/۸/۶
فریادِ خاموش -/-/۵
اشکِ ندامت -/۸/۳
شفق -/۸/۳ جہنم -/-/۴
شامِ غریباں -/-/۳
نغمہ -/۵ شام و سحر -/-/۵
آخری راحت -/-/۴
رقص بہار -/-/۴
راز و نیاز -/-/۵
ہیر رانجھا -/-/۲
میٹھی باتیں -/۸/۳
سوزِ عشق یا رام کلی -/-/۴
ٹھکر -/۸/۳
پاسبانِ حرم (تاریخی ناول) -/۴
ضربِ مجاہد " -/۸/۲

مولانا غلام رسول مہر اور دواخانہ نور الدین میں

مولانا غلام رسول صاحب مہر دواخانہ نور الدین کی دوا "اولاد نرینہ" کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میرے گھر میں پے بہ پے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ برادرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر سے سرسری طور پر ذکر ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول (یعنی ان کے والد ماجد حکیم نور الدین صاحب مرحوم) کا ایک نسخہ ہے۔ وہ گھر میں استعمال کراؤ۔ چنانچہ میں نے خدا کا نام لیکر وہ نسخہ گھر میں استعمال کرایا۔ خدا کی رحمت سے اس کے بعد یکے بعد دیگرے چار لڑکے پیدا ہوئے۔ اسی طرح میرے پڑوس میں ایک صاحب رہتے تھے۔ ان کے بھی لڑکیاں ہی تھیں۔ دو یا تین۔ میری بیوی نے ان کے گھر میں بھی وہی نسخہ استعمال کرایا خدا کے فضل سے ان کے ہاں بھی دو لڑکے پیدا ہوئے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ حکیم صاحب مرحوم والا نسخہ بہت مؤثر ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے:

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

سُرمۂ مُبارک

آنکھ کے جملہ امراض کا علاج

فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے

دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

مطلوبہ سائز اور رنگ کی دریاں، جائے نمازیں۔ احسن دری فیکٹری ایبٹ روڈ لاہور کو لکھیں

حیات

فرطِ غم سے قلبِ محزوں ہو گیا زار و نزار
سامنا ہے ان مصائب کا نہیں جن کا شمار

گلشنِ دینِ محمدؐ پر مسلط ہے خزاں
ہر نہالِ آرزو اس کا ہوا بے برگ و بار

وائے ملت ان دنوں بیگانۂ احساس ہے
غیرتِ مسلم جہانِ نو میں ہے رسوا و خوار

کیا بتاؤں مجھ سے اس کی وجۂ ناکامی نہ پوچھ
اپنے ہاتھوں ہی سے اُس نے کھو دیا اپنا وقار

اپنی منزل چھوڑ کر، گم کردۂ منزل ہوا
خضرِ دوراں رہ گیا پا رفتہ مانندِ غبار

طاقتِ پرواز کھو بیٹھے ہیں اب شاہیں کے پر
ہو رہا ہے ہر طرف تیرِ حوادث کا شکار

بامِ گردوں کے مکیں کو آ گئی پستی پسند
اور کچھ اپنی طبیعت پر نہیں ہے اختیار

شکوۂ تقدیر کیا غیر پر الزام کیا
ترکِ سُنّت ہے سبب اس کا تُو اے غفلت شعار

از سرِ نَو گلشنِ اسلام کی تدوین کر
دُور ہو فصلِ خزاں محمودؔ پھر آئے بہار

محمود

مشکل ہے

سنے گا کوئی ہمارا پیام مشکل ہے
کہ ترکِ عیش و فنا کا مقام مشکل ہے

ہے جبرِ غیر پہ اسلام کی اگر تعلیم
وہ ہو جہان میں مقبولِ عام مشکل ہے

وہ مُلک جس میں کہ آزادیٔ ضمیر نہ ہو
کریگا اس کا کوئی احترام مشکل ہے

وہ مُلک جس میں بہت سے ہوں مولوی اُن کا
خلل پذیر نہ ہو انتظام مشکل ہے

پکڑنا سانپ کو گردن سے سہل ہے لیکن
خلافِ مرضیٔ واعظ کلام مشکل ہے

وہ مولوی جسے آتا نہ ہو وضو کرنا
بنے وہ سارے جہاں کا امام مشکل ہے

تجھے ہے یاد بھی اے سرزمینِ پاکستاں
کہ لوگ کہتے تھے تیرا قیام مشکل ہے

خدائے پاک کے بندوں پہ ہو ستم جہاں
وہ سرزمین رہے نیک نام مشکل ہے

ملی رہی اگر احرار کو یہ حرّیت
تو حرّیت کا زمیں پر قیام مشکل ہے

خدا یہ رکھے کہ نظر تو کئے جا کام ظفرؔ
نہ شکوہ سنج کبھی ہو کہ کام مشکل ہے

جعفر محمد احمد

ارتقائے حیات

میری ظلمت میں تجلا لے تمنا کر دے
مجھ میں تو از سرِ نو پھر مجھے پیدا کر دے

آبلہ توڑ کے گرا دے مری رگ رگ میں لہو
دا دا [illegible] کہ تجھ [illegible] اتنا کہ صہبا کر دے

زندگی بخش ہے کیا ختمِ نبوت کی فضا
جس میں اک سانس بھی مردے کو مسیحا کر دے

ہر بلندی سے بھی اوپر ہے بلندی اک اور
تو اگر چاہے تو افلاک کو اونچا کر دے

مجتہد عقل پہ مغرور ہے ایسا تنویر
مجھ کو ڈر ہے کہ خدائی کا نہ دعوےٰ کر دے

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
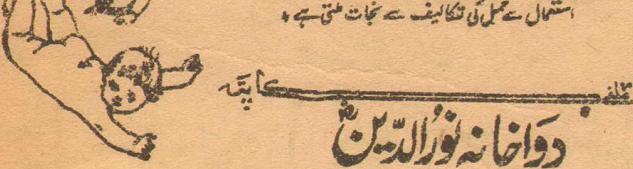
ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض "خدا" یا "اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ "اللہ تعالیٰ" یا "خدا تعالیٰ" کہا کریں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اسلئے زبان پر بھی اور تحریر میں بھی اللہ تعالےٰ کا نام آتے وقت اُسکی بلندیٔ شان کا اظہار ہونا چاہیئے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے راستہ پر خرچ کرنے والا کبھی نقصان میں نہیں رہتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ع

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا : کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا!

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے (یہ مصرع الہامی ہے)

میرا تجربہ ہے کہ جسکو خدا تعالےٰ کی محبت مل جائے وہ دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتا اور خدا تعالےٰ کہنے میں بڑی برکات ہیں

مبلغ ۵۰۰ روپیہ انعام حاصل کریں

نوٹ:۔ پاکستان میں جو روزانہ (اردو) اخبار اس بات کی چھ ماہ تک متواتر پابندی کریگا۔ کہ خدا تعالیٰ کی عظمت کا جہاں بھی اُس کا نام لکھے۔ ضرور اظہار تحریری کرے یعنی خدا تعالےٰ یا اللہ تعالےٰ لکھے۔ اور کسی جگہ بھی خالی خدا یا اللہ نہ لکھے۔ اس کو میں پانچ صد روپیہ اس پابندی کرنے پر پیش کروں گا۔ جو اخبار اس بات کا عہد کرے وہ اس عرصہ کے لئے اپنا روزنامہ مجھے ہر ماہ وی پی کر دیا کرے۔ تاکہ اخبار کی قیمت بھی میں ادا کر دیا کروں۔ چھ ماہ تک میں خود اس پابندی کا التزام دیکھ کر پانچصد روپیہ پیش کر دوں گا۔ تاکہ آئندہ اس اخبار کو یہ عادت پڑ جائے۔

میاں سراج الدین سائیکل مرچنٹ صدر دی آل پاک پنجاب سائیکل ایسوسی ایشن نیلہ گنبد۔ لاہور

غنی سنز جیولرز
۱۲۲
انارکلی ۰ لاہور
پلیٹینم و جڑاؤ زیورات کے ماہر!
خالص سونے کے زیورات،
اور
اسپورٹس کپس، شیلڈز، ظروف چاندی،
تھوک و پرچون خریدنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کیجئے!
شاہ نواز میڈیکل اسٹورز
فون نمبر ۲۶۵۴
۴۶ مال روڈ۔ لاہور
کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس۔ امپورٹرز اینڈ اسٹاکسٹس
خالص اور پیٹنٹ ادویات۔ اسٹرپٹو مائیسین (Streptomycine)
اور کلورومائسٹین (Choloromyetine) ہمارے یہاں ملتی ہیں
جدید ترین اور فیشن ایبل ہر مذاق کے فرانسیسی
عطریات بھی دستیاب ہیں
نسخہ جات کی تیاری ہماری خصوصیت ہے
جو ۲۴ گھنٹے تیار ہو سکتے ہیں
دواخانہ نور الدینؓ کے
چند مجربات
تریاقِ اٹھر
اٹھر کسے کہتے ہیں؟ جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہیں۔ اور مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ لڑکیاں زندہ رہتی ہیں اور لڑکے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر مندرجہ ذیل بیماریوں سے فوت ہو جاتے ہیں جسم پر پھوڑے پھنسیاں۔ سرخ دھبے۔ دست۔ سوکڑا۔ نمونیہ۔ بخار وغیرہ۔ تریاقِ اٹھرا اس مرض کے لئے اکسیر ہے :
قیمت فی شیشی ۱۰۰ گولی ۲/۸ روپے۔ مکمل کورس ۲۵ روپے
آپ کی بیش بہا ملکیت آپ کی آنکھیں
سرمہ مبارک سے اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں
نسخہ مبارک حضرت حافظ حاجی حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب بھیروی ثم قادیانی خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
یہ سرمہ آنکھوں کی مندرجہ ذیل امراض میں اکسیر ہے۔
ککرے۔ آنکھیں دکھنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ چھپروں کی خارش۔ چھپروں پر دانے نکل آنا۔ گوہانجنی۔ پلکوں کا جھڑنا۔ ابتدا موتیا بند پھولا۔ ناخنہ۔ جالا۔ آنکھوں میں درد ہونا۔ آنکھوں میں ریت اور مٹی کا احساس۔ آنکھ کے زخم۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کی کمزوری نظر کی کمزوری وغیرہ۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے
خون صاف کرنے کی عجیب دوا
صندلین
معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے۔ خون صاف کرتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے۔ دست آنا۔ جسم کے کسی حصہ کا سو جانا۔ پنڈلیوں میں درد۔ کندھوں کے درمیان درد۔ تھکان۔ جسمانی کمزوری۔ جسم پر پھوڑے پھنسیوں کا پیدا ہونا۔ بچوں کے کان بہنا۔ بچوں کا سوکھا۔ لاغری۔ عورتوں کے ایام حیض کی خرابیاں۔ اٹھرا۔ اولاد نہ ہونا۔ مردوں کی جسمانی کمزوری کے لئے حد درجہ مفید ہے (ہم نے اس دوا پر ایک رسالہ شائع کیا ہے) صندلین کے دوران استعمال میں قبض نہ ہو۔ اگر قبض ہو تو اسپغول کا چھلکا ایک تولہ پانی یا شربت کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت ۶۰ گولی ۲ روپے
زدجام عشق
مصدقہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ترتیب دیا۔
مردانہ طاقت کی خاص دوا ہے۔ اعصاب اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے : قیمت ۶۰ گولی ۱۵ روپے
دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

تعطیل

جلسہ سالانہ میں مصروفیت کے باعث مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ جلد ۴۰ کا آخری پرچہ (۳۰۱/۷ جلد ۴۰) مورخہ ۳۱ کو شائع ہو گا۔ انشاء اللہ

(مینجر)

حیاتِ نو

کی

حیرت انگیز کامیابی کے متعلق معززین کی تازہ آراء ملاحظہ فرمائیں

ہماری طرف سے عرصہ دو ماہ میں الفضل میں ذیابیطس کے متعلق جو اشتہار وقتاً فوقتاً دیا جاتا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کئی دوستوں نے دوائی حیاتِ نو استعمال کی اور کر رہے ہیں اس قلیل عرصہ میں اس کے متعلق جو ہمیں تازہ خطوط ملے ہیں۔ ان میں سے بعض احباب کی آگاہی کیلئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی ذلیل فعل نہیں ہو سکتا کہ ہم کوئی تعریفی خط جعلی طور پر اپنی طرف سے شائع کرائیں

ملک محمد حسین صاحب آف بھیکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا

"آپ کی دوائی حیاتِ نو نے مسیحائی کا کام دیا ہے۔ پہلے انسولین کا ٹیکہ لگواتے تھے۔ جب سے یہ دوائی لینی شروع کی اُس دن سے یہ چھوڑ دیا تھا۔ پہلے دو تین دن تو محسوس ہوا مگر اس کے بعد ٹیکہ کی ضرورت نہیں رہی۔ میرا مطلب ہے وہ کمزوری اور علامات جو ٹیکہ نہ کروانے پر ہوتے تھے۔ رفع ہو گئے۔ اب میری صحت پہلے سے بہت ہی بہتر ہے۔ پہلے ایک میل چلنے سے چار دن تھکاوٹ رہتی تھی۔ مگر اب معمولی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ شوگر بھی ٹسٹ کرائی ہے معمولی سی ہے میں آپکو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ جس بات کو دورِ حاضر کے ساحر یوپی لوگ نہیں کر سکے آپ نے کر دیا ہے۔ خدا آپ کو اور زیادہ ایسی ایجادوں کی توفیق دے۔ آخر میں آپ کا [illegible] کے بعد میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہِ کرم ایک کورس بذریعہ وی پی ارسال کریں"

مولوی ابو الاشفاق صاحب ۳۱۶ جک ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور

"اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت رکھے۔ اور آپ کا یہ فیض ہمیشہ کے کیلئے جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس دن سے آپ کی دوائی "حیاتِ نو" کھا رہا ہوں۔ اعضاء شکنی نہیں ہوتی قویٰ میں چستی و چالاکی پیدا ہوتی ہے۔ دل ہشاش بشاش ہے۔ میں نے ابھی تک پیشاب ٹیسٹ نہیں کرایا۔ اور نہ ضرورت محسوس ہوئی۔ جب طبیعت میں فرحت و مسرت معلوم ہوتی ہے۔ تو پھر پیشاب کا کیا معائنہ کراؤں۔ انشاء اللہ اُمید قوی ہے۔ کہ صحتیاب ہو جاؤں گا۔ دل چاہتا ہے کہ آپ جیسے نفع الناس حلیم الطبع فیض رسان۔ خادم خلق انسان کی جتنی خدمت کی جائے بہت ہی تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ فیض ہمیشہ کے لئے جاری رکھے۔ تاکہ مریض شفایاب ہوتے رہیں۔ گو میں بیدار نہیں ہوں۔ تاجر نہیں ہوں۔ صرف ایک مبلغ ہوں۔ مگر آپ کا حق ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کروں گا۔ آپ نے مجھے قزاقوں اور رہزنوں مکاروں سے بچایا ہے"

چوہدری رہنما علی صاحب اسسٹنٹ ایگریکلچر آفیسر لیہ ضلع مظفر گڑھ

"حسب الارشاد دوائی حیاتِ نو ۱۶-۲-۵۲ء سے باقاعدہ استعمال کر رہا ہوں۔ دوائی واقعی قابلِ تعریف ہے۔ ایک بہت بڑا فائدہ جو میں نے محسوس کیا۔ کہ استعمال سے پہلے عام طور پر خواہ گرمیاں ہوں خواہ سردیاں ایک مرتبہ رات کو پیشاب کے لئے اُٹھتا تھا مگر اس دوائی کے بعد قطعاً ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ دوسرے جسم میں زیادہ توانائی محسوس کر رہا ہوں۔ پہلے کچھ تھکاوٹ وغیرہ ہر وقت محسوس ہوتی تھی اب نہیں ہے۔ خدا آپکو جزائے خیر دے"

ان معززین کی آراء کے بعد کسی ذیابیطس کے بیمار کو حیاتِ نو کے استعمال کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے حیاتِ نو کا کورس لے کر آزمانا چاہیئے۔

نوٹ: عورتوں کے لئے اس کی ترکیب استعمال مختلف ہے۔ اس لئے اس کی صراحت کر دینی چاہیئے۔ کہ مریضہ عورت ہے

مکمل کورس اسّی خوراک بیس ۲۰ روپے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حیاتِ نو آپ کو ربوہ میں مل سکے گی

ظہور الحسن مولوی فاضل دواخانہ ھو الشافی سٹی روڈ سیالکوٹ شہر

بقیہ صفحہ ۸

کے متن سے یہ الحاقات خارج کر دیئے گئے ہیں۔ اس تبدیلی کا باعث وہ قدیم نسخے ہیں۔ جن کا حوالہ ہم نے اوپر دیا ہے۔

ٹوری کا شائع کردہ عہد جدید

یہاں یہ ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ چارلس کٹلر ٹوری پروفیسر السنہ سامیہ Yale یونیورسٹی نے عہد جدید کا ایک نیا ترجمہ اس نام سے شائع کیا ہے۔
"The four Gospels A New Translation"

اس ترجمہ سے بھی مرقس کی آخری بارہ آیات اور لوقا کے آخر سے حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے اور ان کو سجدہ کرنے کا ذکر حذف کر دیا گیا ہے۔ الحاقی آیات نہ صرف متن سے خارج کر دی گئی ہیں۔ بلکہ حاشیہ پر بھی نوٹ نہیں کی گئیں۔ رائج الوقت انگریزی تراجم میں لوقا کے آخر میں یہ عبارت ہے۔

And it came to pass while he blessed them he was parted from them, and carried up in to heaven. And they worshiped him, and returned to Jerusalem with great joy:

(24051 - 52)

ٹوری کے شائع کردہ عہد جدید میں یہ عبارت بایں الفاظ دی گئی ہے۔

And as he blessed them, He parted from them. They then returned to Jerusalem in great joy:

ظاہر ہے۔ کہ خط کشیدہ الفاظ ٹوری کے ترمیم شدہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کی تیار کردہ دوائی "تریاقِ سل" کے متعلق
"میں نے پرسوں "تریاقِ سل" کھائی اور کل بخار اترنا شروع ہو گیا"
حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-
"مجھے پچھلے تین چار ماہ سے متواتر بخار چلتا رہا ہے۔ ڈاکٹروں نے اسے ملیریا قرار دیا۔ چنانچہ میں نے کونین کھائی۔ اٹبرین کھائی۔ پیلوڈرین کھائی۔ پلازماکوئین کھائی لیکن کسی دوا سے بھی فائدہ نہ ہوا.......لیکن میں نے خود خیال کیا کہ شاید سل کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ چنانچہ میں نے تریاق سل کھانا شروع کیا اور میں نے دیکھا کہ اس کے استعمال سے بخار اترنا شروع ہو گیا۔ پندرہ بیس دن تک بخار نہ ہوا۔ میں نماز کیلئے مسجد میں آ گیا تو گھر جانے پر جسم میں تھکان محسوس ہوئی۔ لیکن دوسرے دن بخار زیادہ ہو گیا۔ میں نے پھر تریاق سل کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پرسوں میں نے تریاق سل کھائی اور کل بخار کم ہو گیا۔"
قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۱۲/۰/۵ روپے
مکرم
ملک سیف الرحمن صاحب
مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ
تحریر فرماتے ہیں۔ "میں نے دواخانہ خدمتِ خلق کی مشہور دوائی "فضل الٰہی" اپنے گھر استعمال کرائی۔ اللہ تعالےٰ نے چار لڑکیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے۔ اس دواخانہ سے دوسری ادویہ بھی صاف اور معیار کے مطابق میسر ہوتی ہیں۔ اس کا مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے"
مکرم
ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس انچارج نور ہسپتال ربوہ تحریر فرماتے ہیں
"میں نے دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کی دوائی چند استعمال کی اور دوسرے لوگوں کو بھی استعمال کرائی ہے۔ یہ دوائی نسیان۔ اعصابی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ مالیخولیا کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس ۵/۲۵ روپے۔
اسی طرح اس دواخانہ کی دوائی "تریاق سل" اور "تریاق کبیر" اپنے فوائد کے لحاظ سے بےنظیر ہیں"
ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ
شاہی طبیب حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کے شاگرد خاص کے پیشکردہ چالیس ۴۰ سالہ مجربات
حبّ اٹھرا رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج
حمل گر جانا۔ مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانا زہر باد وغیرہ کا کامیاب علاج۔ فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ۱۳/۱۲/۰ روپے
حبّ مفید النساء
ایام ماہواری کی بےقاعدگی اور درد وغیرہ کا مکمل علاج۔ قیمت تین روپے
دوائی خاص
رحم کی اصلاح اور کمر درد کو دور کرنے کا بہترین علاج ہے۔ فی شیشی تین روپے
نرینہ اولاد گولیاں
جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ یا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو۔ ان گھرانوں کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ سو فیصدی کامیاب دوا فی کورس پندرہ روپے
بچوں کی جونڈی
قے۔ دست۔ بخار۔ نزلہ۔ زکام اور بچوں کی کھانسی کا مجرب علاج۔ دودھ پیتے بچوں کے لئے بہترین
حبّ مسان
سوکھے کا کامیاب علاج
ایسے بیمار بچے جن کا معدہ جگر اور انتڑیاں کمزور ہو گئی ہوں اور بدن پر صرف چمڑہ ہی چمڑہ رہ گیا ہو انشاءاللہ تعالےٰ انہیں بھی ان سے شفا ہو جاتی ہے فی شیشی سوا روپیہ
حبوب زوجام عشق
استاذی المکرم کا اسراری نسخہ جو اپنی گوناگوں خوبیوں کے باعث بہت مقبول ہے بدنی کمزوری کو دور کر کے اور قوت پیدا کر کے نئی زندگی بخشتا ہے۔
قیمت فی شیشی پندرہ روپے۔
حبوب عنبری رجسٹرڈ
عنبر مشک۔ موتی اور زعفران کا ایک مرکب جو قوت پیدا کر کے اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا اور حافظہ کو تیز کرتا ہے۔ دل میں خوشی اور سرور پیدا کرتا ہے۔ یہ گولیاں ضعیفی کی دشمن اور جوانی کی محافظ ہیں۔
فی کورس بیس روپے۔
حبّ بواسیر
خونی یا بادی بواسیر کا کامیاب علاج۔ فی شیشی ڈیڑھ روپیہ
فولادی گولیاں
مقوی اعصاب گولیاں
جن کا ایک اہم جزو فولاد ہے اور جو اعصاب کو طاقتور اور مضبوط بنانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں
فی کورس پانچ روپے۔
سرمہ نور العین رجسٹرڈ
دھند۔ جالا۔ پھولا۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ ضعف بصر اور ابتدائی موتیا کا شرطیہ علاج ہے۔ تندرست آنکھ میں اس کا استعمال نظر کو بڑھاتا اور آنے والی بیماریوں سے نجات دلاتا ہے۔ فی تولہ اڑھائی روپیہ
تریاق گردہ
درد گردہ کا کامیاب علاج جس کی پہلی ہی خوراک سے انشاءاللہ تعالےٰ درد میں کمی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ فی شیشی دو روپے۔
تریاق نزلہ
گرمی یا سردی سے پیدا شدہ نزلے اور زکام کا بہتر اور زود اثر علاج ہے۔ فی درجن ۸ روپے
مقوی دانت منجن
دانتوں کو مضبوط کرنے اور موتی کی طرح چمکانے میں بےمثل منجن۔ فی شیشی ۱۲
مقوی دماغ گولیاں
دماغ کی کمزوریوں اور تھکن کو دور کرنے اور قوت بخشنے کی بہترین دوا جو طالبعلموں اور دفتری کارکنوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔
فی تولہ ایک روپیہ
صندلین پاؤڈر
نئے خون کو پیدا کر کے اور پہلے خون کو صاف کر کے سرخ اجزا بڑھاتا ہے۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کر کے بھوک لگاتا ہے۔ اور پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی دو روپے
عرقِ نظامی
ملیریا بخار۔ جگر اور تلی کا بڑھ جانا۔ یرقان اور تبض کو دور کرنے کا مجرب علاج فی شیشی ڈیڑھ روپیہ
پیشکردہ:- میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ

۲۲
روزنامہ الفضل لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء
Zetor 25 Diesel
WATER PUMPING
زیٹر ۲۵ ڈیزل ٹریکٹر
PLOUGHING
HARVESTING
TRAILING
RICE HUSKING
WOODSAWING
تجربہ سب سے بڑا معلم ہے۔ اور عملی تجربے کی بنا پر ہی دنیا بھر کے زمینداران کی متفقہ رائے ہے کہ
زیٹر ۲۵ ڈیزل ٹریکٹر قابل اعتماد اور عمدہ کارگزاری کے لئے اول نمبر پر آیا ہے۔ وہ لوگ بے حد مطمئن
ہیں۔ جن کے پاس زیٹر ۲۵ ڈیزل ٹریکٹر ہے۔
حاضر سٹاک سے حاصل کریں
سب ایجنٹس برائے لائلپور
سرگودھا جھنگ اور میانوالی
میسرز لائلپور مل سٹورز
سرکلر روڈ لائلپور
سب ایجنٹس برائے ملتان
ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ
میسرز حسین آٹور
ملتان چھاؤنی
سب ایجنٹس برائے ضلع
میرپور خاص (سندھ)
میسرز ایم این سنڈیکیٹ
میرپور خاص (سندھ)
سب ایجنٹس برائے راولپنڈی
ایورسٹ آٹوموبائلز
لارنس روڈ
راولپنڈی
تار FECOY
فون نمبر ۲۹۵۹
تقسیم کاران کل مغربی پاکستان
فارم ایکوپمنٹ کمپنی ۲ ڈنگا سنگھ بلڈنگ دی مال روڈ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنا کیوں ضروری ہیں؟

کتب بکڈپو تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے طلب فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نزول المسیح صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ"

اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی تقریر ملائکۃ اللہ کے صفحہ ۱۰۸ پر فرماتے ہیں:۔

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے تھے چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں .... حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور ان کے ذریعہ نئے علوم کھلتے ہیں"

اس لئے احمدی دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ایمان کی مضبوطی اور اپنے اہل و عیال کو زمانہ کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کی ہدایت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدیں اور خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین کریں۔

بکڈپو تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ نے ہزاروں روپیہ صرف کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو بالکل نایاب تھیں چھپوائی ہیں۔ اب دوستوں کا فرض ہے کہ وہ انہیں خریدیں اور کسی احمدی کا گھر ایسا نہ ہونا چاہیئے جس میں کتب موجود نہ ہوں۔ اس لئے ہم خریداروں کے لئے قیمتوں میں حسب ذیل [illegible] کر دی ہے۔

-/۲۶ روپے سے	-/۵۰ روپے تک کے خریدار کو	۲ / فی روپیہ	کمیشن دی جائے گی
-/۵۱ " "	-/۷۵ " "	۲½ / "	" "
-/۷۶ " "	-/۱۰۰ " "	۳ / "	" "
-/۱۰۱ " "	-/۲۰۰ " "	۳½ / "	" "
-/۲۰۰ " "	زائد خریدار کو	۴ / "	" "

فہرست کتب مع قیمت درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت بے جلد	قیمت مجلد
۱	حقیقۃ الوحی کاغذ درجہ اول	۸-۰-۰	۹-۰-۰
	" درجہ دوم	۶-۰-۰	۷-۰-۰
۲	براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ درجہ اول	۳-۴-۰	۴-۰-۰
	" دوم	۲-۱۲-۰	۳-۸-۰
۳	نزول المسیح	۲-۸-۰	۳-۴-۰
۴	تحفہ گولڑویہ	۲-۸-۰	۳-۴-۰
۵	ازالہ اوہام ہر دو جلد	۴-۰-۰	۴-۱۲-۰
۶	فتح اسلام	۰-۶-۰	۰-۱۰-۰
۷	توضیح مرام	۰-۶-۰	۰-۱۰-۰
۸	مسیح ہندوستان میں	۱-۰-۰	۱-۱۰-۰
۹	تجلیات الٰہیہ	۰-۴-۰	۰-۷-۰
۱۰	ایک غلطی کا ازالہ	۰-۲-۰	۰-۵-۰
۱۱	آئینہ کمالات اسلام	۶-۰-۰	۷-۰-۰
۱۲	چشمہ معرفت	۴-۰-۰	۵-۰-۰
۱۳	چشمہ مسیحی	۰-۶-۰	۰-۱۰-۰
۱۴	ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی	۰-۲-۰	۰-۵-۰
۱۵	سبز اشتہار	۰-۴-۰	۰-۸-۰

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت بے جلد	قیمت مجلد
۱۶	کشتی نوح	۰-۴-۰	۰-۱۲-۰
۱۷	اربعین	۱-۰-۰	۱-۸-۰
	از تصنیفات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ		
۱۸	تفسیر کبیر جلد اول جزو اول	×	۶-۸-۰
۱۹	تفسیر کبیر جلد ۲ جزو چہارم	×	۶-۸-۰
۲۰	تفسیر سورۃ الکہف	۱-۸-۰	۲-۴-۰
۲۱	اسلام اور ملکیت زمین	×	۲-۸-۰
۲۲	دیباچہ انگریزی تفسیر القرآن اردو ولایتی کاغذ	۶-۰-۰	۷-۰-۰
	" کاغذ دوم	۴-۱۲-۰	۵-۱۲-۰
۲۳	دعوۃ الامیر ولایتی کاغذ	۴-۰-۰	۵-۰-۰
	" کاغذ قسم دوم	۳-۰-۰	۴-۰-۰
۲۴	اسلام میں اختلافات کا آغاز	۱-۰-۰	۱-۶-۰

ان کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی مشہور تصنیف سیرۃ خاتم النبیین کا حصہ سوم غیر مجلد -/۸/۲ روپے اور مجلد -/۳/۴ روپے اور خاکسار کا تالیف کردہ تبلیغی خط غیر مجلد ۴/ اور مجلد ۱۰/ میں مل سکتے ہیں۔

انچارج صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

جلسہ سالانہ پر خرید کتب کیلئے
مکتبہ تحریک ربوہ
میں
تشریف لایئے

لاہور آرٹ پریس

۱۵- انارکلی - بالمقابل گنپت روڈ ــــــ لاہور

اردو - انگریزی کی رنگین وسادہ بہترین چھپوائی

بالکل نئی مشینوں سے مناسب دام پر کی جاتی ہے

سندات غلط ثابت کرنے والے کیلئے ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم "رجسٹرڈ"

خالص ممیرا اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب شدہ سائنٹیفک طریق پر سال بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے گذشتہ تیس ۳۰ برس سے بڑے بڑے ڈاکٹروں، نامور حکیموں، پروفیسروں، مختلف پیشہ وروں۔ طالبعلموں اور پبلک کے عام افراد سے اپنے سریع التاثیر اور اکسیر ہونے کی شاندار سندات حاصل کر چکا ہے۔ ککرے خواہ کس قدر پرانے ہوں جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔ آنکھ کی اندرونی و بیرونی سُرخی کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔ خارش۔ کھجلی۔ دھند اور آشوب چشم کے لئے بے حد مفید ہے۔ روز بروز کی گرتی پلکوں اور کمی بینائی کے لئے از حد مفید اور مجرب ہے۔ جو مریض لیمپ کی روشنی میں آنکھ نہ کھول سکتے تھے چند یوم کے استعمال سے اپنا مطالعہ شروع رکھنے کے قابل بن گئے۔ بعض نے اس کو معجزہ قرار دیا۔ باوجود زود اثر ہونے کے بالکل بے ضرر ہے۔ شیر خوار بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اور لطف یہ کہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت صرف پانچ ۵ روپے فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ "برانچ آفس" حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

المشتہر مرزا حاکم بیگ موجد "تریاق چشم" گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

یہ مصلح موعودؓ کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

ــــ عبداللہ الہ دین، الہ دین بلڈنگ سکندرآباد دکن ــــ

زود جام عشق

مردانہ طاقت کیلئے خالص اجزاء کا مرکب

قیمت مکمل کورس ساٹھ ۶۰ گولیاں بارہ ۱۲ روپے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ملک اکبر علی صاحب مینیجر مکتبہ تحریک کے سٹال سے طلب فرمائیں

تیار کردہ

اے نور اینڈ کمپنی ۳۲۹۲/D محلہ موہلیاں لاہور

گھریلو صنعتوں کے فروغ سے پاکستان کا استحکام وابستہ ہے
صنعتوں کی وسعت سے ہی ملک سے بیکاری دور ہو سکتی ہے اور اقتصادی بدحالی پر غلبہ پایا جا سکتا ہے
گھریلو صنعتوں کیلئے ہماری پیشکش
کرکن رسہ ساز مشین
پاکستان کے خام مواد۔ مثلاً۔ مونج۔ سن ہر قسم کے دیگر ریشہ جات سے رسہ بان۔ سوتلی وغیرہ تیار کرنے کے لئے کرکن رسہ ساز مشین نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اس مشین کے ریشہ حاصل کرنیوالے منہ خاص طور پر ترمیم شدہ ہیں۔ جو کہ پاکستان میں پیدا ہونے والے خام مواد کی غیر معمولی جانچ پڑتال اور ٹسٹ کے بعد بنائے گئے ہیں۔ رسہ سازی کا کاروبار پاکستان میں باوجود خام مواد کثرت سے پیدا ہونے کے کاروباری پیمانہ پر نہیں ہو رہا۔ جس کی واضح وجہ موزوں مشینری کا دستیاب نہ ہونا ہے۔ کرکن رسہ ساز مشین جو کہ ایک لمبے عرصہ کی ریسرچ کے بعد پاکستان کے لئے موزوں بنائی گئی ہے۔ آپ کے کاروبار میں باعث برکت ثابت ہوگی۔ اس مشین کی بدولت
ایک مزدور دن بھر میں ۲۰ سیر سے زائد نہایت ہی عمدہ مشینی بان تیار کر سکتا ہے۔ اور ۳ من سے زائد رسہ تیار کر سکتا ہے
پاکستان کے ہر حصہ میں اس صنعت کے بہترین مواقع ہیں۔
SEJR سجر آٹا پیسنے کی چکیاں
صوبہ بھر میں بہت بڑی تعداد آٹا چکیوں کی کام کر رہی ہے۔ جن میں زیادہ تر پرانے ٹائپ کی پتھر والی چکیاں ہیں۔ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ پرانے ٹائپ کی چکیاں زیادہ طاقت کے استعمال سے کم کام کرتی ہیں۔ اسکے برعکس ڈنمارک کی ساختہ SEJR آٹا چکیوں کی بدولت نسبتاً کم پاور کے استعمال سے زیادہ کام کی اوسط لی جا سکتی ہے۔ ہر جوڑ میں اور چلنے والے پرزہ جات میں لگے ہوئے بال بیرنگ ان چکیوں کو لمبی عمر کے ساتھ ساتھ نہایت ہی کم پاور سے چلنے میں مدد دیتے ہیں۔
علاوہ ازیں SEJR برانڈ کی نئی ایجاد شدہ چکیوں میں۔ خاص خوبیوں والے پتھر استعمال کئے گئے ہیں۔ جن میں آٹا گرم ہونے نہیں پاتا۔ خواہ گندم کسی بھی ملک کی ہو ان میں روزانہ راہی کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور لازمی طور پر وقت اور محنت کی بچت ہوتی ہے۔ ان چکیوں کی بہترین ساخت کی وجہ سے کسی بہت قابل مستری کی ضرورت نہیں۔
مشینری کی فٹنگ اور کارخانہ جات کو چلانے کیلئے ہمارے انجینئروں کی خدمات مفت حاصل کریں۔
تفصیلات کیلئے ہمیں لکھئے — محمد ابراہیم اینڈ سنز — لکشمی مینشن دی مال — لاہور
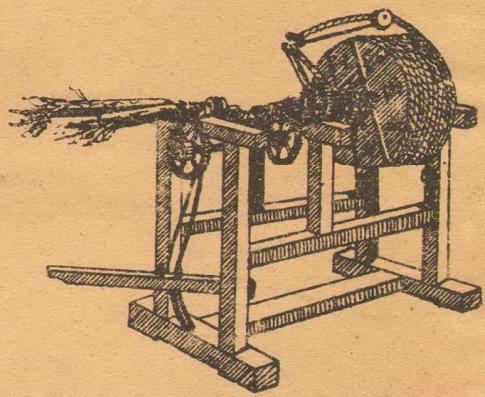
حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۴۸ء میں بمقام لاہور
جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں تقریر فرما رہے ہیں

چوہدری محمد ظفر اللہ خان جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء میں
تقریر فرما رہے ہیں

دو ربین
الحاج ڈاکٹر سید شفیع احمد بی۔ ایچ۔ ڈی محقق مرحوم دہلوی کی آخری معرکتہ الآراء تصنیف دوربین جو بالکل نئے پلاٹ کا ناول ہے جسکو ہاتھ میں لیکر ختم کئے بغیر چھوڑنا ممکن نہیں ہے۔ اور جس میں دلچسپ پیرائے میں احمدیت کی تبلیغ ہے۔ زیر تبلیغ غیر احمدی دوستوں کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے جو کاغذ کی گرانی کے زمانہ میں صرف ڈیڑھ روپیہ لاگت پر پیش کیجا رہی ہے لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ المشتہر: منیجر مکتبہ محمدیہ ۱۶ میکلیگن روڈ لاہور
تار کا پتہ:- SOBERITY
شپنگ - کلیرنگ - فارورڈنگ
بہترین کام اور گودام کی سہولتیں
بالکل واجبی نرخوں پر
مزید معلومات کے لئے آپ ہمیں لکھئے
دی ایسٹرن شپرز
حبیب بنک - میری ویدر ٹاور برانچ کراچی
۱۴۰ بندر روڈ - کراچی ۲
پاکستان ٹن پرنٹنگ کمپنی
سارے ملک میں ٹین چھاپنے کا سب سے بڑا
اور بہترین کارخانہ
(زیر اہتمام پاکستان پرنٹنگ ورکس)
۱- ایبٹ روڈ لاہور
مشہور آرٹسٹوں اور تجربہ کار انجینئروں کی زیر نگرانی
ٹین چھاپنے کی صنعت میں انقلاب آفرین ترقی
آپ بھی ان کاریگروں کی خدمات سے
فائدہ اٹھایئے
بہترین قسم کے عمدہ اور پائیدار
بوٹ و شوز
کیلئے
کرنال شاپ انارکلی لاہور میں تشریف لائیں
خالص سونے کے بہترین زیورات
فرحت علی جیولرز
۳۹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ، لاہور فون ۲۶۲۳
ٹیلیفون ۴۳۳
احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دوکان
ملتان کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ)
ڈائرکٹ امپورٹرز
۱۵ چوک بازار - ملتان شہر
پروپرائٹرز چودھری عبدالرحمن اینڈ سنز جالندھری
احباب اپنی ضروریات خریدنے سے قبل الفضل کے مشتہرین سے ضرور استفسار کر لیا کریں اور الفضل کا حوالہ دیں اس میں آپکا فائدہ ہے
(منیجر اشتہارات)
خالص سونے کے زیورات واجبی نرخ پر
شاہی جیولرز
فون ۴۳
۲۷ انارکلی لاہور سے خریدیں
الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
مطلوبہ سائز اور رنگ کی دریاں جائے نمازیں حسن دری فیکٹری ایبٹ روڈ لاہور کو یاد رکھیں